بائی :

ہیرا سنگھ سڈو

ایم اے (انگریزی اینڈ پنجابی)' بی ٹی

ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

Zafar Nama

ظفرنامۂ

بائی :
ہیرا سنگھ سوڈو
ایم اے (انگریزی اینڈ پنجابی)، بی ٹی
ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

Publisher :
Hira Singh Sud
M.A. (English Punjabi), B.T.
Retd. Head Master
8/167, Om Niwas
Adda Nurdi
Taran Taran (Distt. Amritsar)

Printer :
Perfect Printers
New Delhi Ph. : 6413849

Sincere Thanks :

S. Harbans Singh Sangatpuri
President, Bhai Lalo Foundation
L-3, Green Park Extension
New Delhi-110016
Phone :Office : 685-2285, 685-4602
Res. : 66-2046, 66-9078

S. Vir Singh
B-58, Lajpat Nagar IV
New Delhi-110024
Phone : Res. : 641-2073
Off. BLF. : 542-3668

S. Rattan Singh
A5/239, Paschim Vihar
New Delhi-110063
Phone : Res. : 5574794
for their best co-operation

بنامِ خداوند بخشندۂ بے نظیر

عرضِ حال

جاپ صاحب اَور اکال اُستت کے مختصر انتخاب کے اُردو ترجمہ کے بعد اس مُقدّس کلام کا انگریزی ترجمہ کیا گیا۔ اَور اب ظفر نامہ کا ترجمہ بزبانِ انگریزی و اُردُو ناظرین کے پیشِ نظر ہے۔ یہ گورو گوبند سنگھ جی کے اُن ۲ خطوط پر مشتمل ہے۔ جو اُنھوں نے جنگِ چمکور کے بعد اَورنگ زیب کو تحریر کیئے۔

پہلا رائیکوٹ پہنچنے سے پہلے نظم کیا گیا اَور دوسرا دینا کانگڑ سے اَورنگ زیب کو بھائی دیا سنگھ اور بھائی دھرم سنگھ کے ہاتھوں بھیجا گیا۔

پہلے خط میں جنگی ہتھیاروں کے خُدا کی قسم اُٹھاتے ہُوئے اَورنگ زیب کو یاد دِلایا ہے کہ اُس کی بادشاہت مکر و ریا پر مبنی ہے۔ اُس نے دکّن اَور راجپوتانہ سے جو زک اُٹھائی ہے اُس ہزیمت کے داغوں کو اُسے پنجاب کی دھرتی پر دھونے نہیں دیا جائیگا۔ اُس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔ سچّائی کے خِلاف صف آرا ہونے

پھر اُسے ایک ناقابلِ شکست مُقابلہ کا سامنا کرنا پڑیگا۔

دُوسرے خط میں خُدا کی حمد وثنا کے بعد اَورنگ زیب کے جرنیلوں کی بدعہدی کی ذمّہ داری اُس پر ڈالتے ہوئے چمکور میں لڑی گئی دِن بھر کی گھمسان کی جنگ اَور قتل وخُون کا نقشہ بالتفصیل پیش کیا گیا ہے۔ اَورنگ زیب کی ذاتی بہادری کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ اُسے شہنشاہ بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن شاہی مُلازمت سے معذُوری واضح طور پر ظاہر کردی گئی ہے اِس کے ساتھ ہی اُس بدعہدی کا سدّباب کرنے اور اِنصاف دِلانے کے لئے یاد دِلایا ہے۔ اَور بصُورتِ دیگر معصُوموں کے خُون کا بدلہ خُدائی عِتاب کی صُورت میں نازِل ہونے کی تنبیہہ کی گئی ہے۔ اگر اُس نے چنگاریاں بُجھا دی ہیں تو گویا بھڑکتی آگ کو اور تیز کر دیا ہے۔ یہ خدا کی قُدرت ہے کہ ایک جنگی جوان دس لاکھ مخالفوں کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اگر شاہ کو فوج وزر کا گھمنڈ ہے تو گورو جی کو بھی اپنے خُدا کی پناہ پر ناز ہے۔ جب خُدا ساتھ ہے تو دُشمن بال بیکا نہیں کر سکتا۔

حقّے یار باشد چہ دُشمن کُند ✤ اگر دُشمنی را بصد تن کُند

ظفرنامہ کے مختلف پُرانے اور مرّوجہ نُسخوں کا بغوُر مُقابلہ کرکے اِس ٹیکسٹ کو اصل کے زیادہ سے زیادہ نزدیک شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہیرا سنگھ سُود 13-4-94

تعارف

گورو گوبند سنگھ کی ہمہ گیر شخصیت جہاں ایک طرف میدانِ جنگ میں مردانگی کے بے مثال کارناموں کی داستان ہے وہاں دوسری طرف ادبی قابلیت اور شاعری میں وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

دسم گرنتھ میں ان کا دھارمک اور رزمیہ کلام نئی بلندیوں کو چھوتا ہے۔ ظفرنامہ اور گورو گوبند سنگھ باادرنگ زیب اِن کی فارسی زبان پر قدرت کے مظہر ہیں۔

اِن دو خطوط کا ترجمہ فاضل مترجّم نے بڑی محنت اور لگن سے کیا ہے اور ان کے تاریخی پسِ منظر اور گوروجی کے بے خوف طرزِ تحریر کو مُطالعہ کُنندگان کے سامنے پیش کر کے ایک بیش بہا خدمت انجام دی ہے۔

جیسا کہ مُطالعہ سے ظاہر ہے مُترجم نے مستند تاریخی حوالجات سے ان خطوط میں یکساں روی اور تسلسل کو ڈھونڈ نکالنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور یہی اس کی امتیازی خصوصیت ہے۔

میری یہی دُعا ہے کہ زیرِ نظر کتاب گوروجی کی بلند پایہ شخصیت کے کچھ اہم پہلوؤں کو اُجاگر کر کے اہلِ ذوق شردھالوؤں میں مقبولیت پائے۔

میں ہیرا سنگھ کو اس شبھ کوشش کی تکمیل پر مُبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ذیل سنگھ

(ZAIL SINGH)
FORMER PRESIDENT OF INDIA

نامہ گورو گوبند سنگھ با اورنگزیب

وہ خط جو ماچھی واڑہ سے گورو گوبند سنگھ جی نے اورنگزیب کو لکھا۔ بابو جگن ناتھ کے خیال کے مطابق اس میں ایک سو سے زائد اشعار تھے۔

1۔ بنامِ خداوندِ تیغ و تبر — خداوندِ تیر و سنان و سپر

2۔ خداوندِ مردانِ جنگ آزما — خداوندِ اسپانِ پا در ہوا

3۔ ہماں کو ترا پادشاہی بداد — بما دولتِ دیں پناہی بداد

4۔ ترا ترک تازی بہ مکر و ریا — مرا چارہ سازی بصدق و صفا

5۔ نہ زیبد ترا نام اورنگزیب — ز اورنگ زیباں نیاید فریب

Notes

1۔ بنام: نام سے In the name of

خداوند: صاحب۔ مالک God, a king, master, Lord.

تیغ: شمشیر a sword, a dagger.

تبر: کلہاڑا A battle axe,

سنان: بھالا۔ نیزہ spear. سپر: ڈھال shield

2 اسپانِ پا در ہوا۔ سرپٹ دوڑتے ہوئے گھوڑے جن کے پاؤں ہوا میں ہوں۔ باد رفتار گھوڑے Flying horses

3۔ ہمان: ہم آں وہ چیز۔ وہ شخص same, that very

4۔ ترکتازی: لوٹ مار An inroad for the sake of plunder

صدق: سچ بولنا۔ سچائی + Truth

بصدق وصفا: in all sincerity =

5۔ نہ زیبد: زیب نہیں دیتا Does not befit

ستگورو گوبند سنگھ کا خط اَورنگزیب کے نام

1۔ شروع کرتا ہوں اُس (خُدا) کے نام سے۔ جو صاحبِ شمشیر و تبر ہے۔
جو تیر۔ نیزے اَور ڈھال کا مالک ہے۔

2۔ جو جنگی شورماؤں کا ربّ ہے اَور جو بادرفتار گھوڑوں کا خُدا ہے۔

3۔ وہی جس نے تجھے بادشاہت دی (اَور) ہمیں دھرم کی رکشا
کی دَولت عِنایت کی۔

4۔ تیرے حِصّے میں اُس نے مکّاری اور فریب کاری سے لُوٹ مار لِکھ دی
(اَور) مجھے سچّائی اور نیکدِلی سے دوا و درماں کی نعمت سے نوازا۔

5۔ اَورنگ زیب کا نام تجھے شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اَورنگ زیب
(تخت کو شوبھا دینے والے) دھوکردہی کو نزدیک نہیں آنے دیتے۔

Guru Gobind Singh's letter to Aurangzeb

1. In the name of the Lord of sword and battle axe, the Lord of arrow, spear and shield;
2. The Lord of mighty warriors and the Lord of flying horses I begin this letter.
3. He who gave you earthly kingdom bestowed on us the fortune of Protection of Faith.
4. To you He ordained the rule with cunning and deceit and to me the administration of help and succour in all sincerity.
5. The name Aurangzeb does not befit you, as Aurangzebs i e. those who adorn the throne, do not indulge in fraudulent practices.

6- نہ تسبیحت از سبحہ و رشتہ بیش | گزاں دانہ سازی وزاں دامِ خویش
7- تو خاکِ پدر را بکردار زشت | بخونِ برادر بدادی سرشت
8- وزاں خانۂ خام کردی بنا | برائے درِ دولتِ خویش را
9- من اکنوں بافضالِ پیرشِ کال | چُناں آبِ آہن کنم برشکال
10- کہ ہرگز ازاں چار دیوارِ شوم | نشانے نماند بریں پاک بُوم

6- سبحہ = سمرن۔ تسبیح A rosary for prayer

7- کردار۔ طرز۔ روش۔ کار۔ عمل و فعل Action, deed, manner, conduct, behaviour, character

سرشت = سرشتن مصدر سے ماضی مطلق = سرشتن = گوندھنا To knead, to mix

8- در = دروازہ A doorway

درِ دولت = Royal residence, threshold of a house

خانۂ خام = کچّا گھر An unstable structure

9- اکنوں = اب Now

چُناں = چُوں آں = ایسا مثل اِس کے

In that manner, such

10- بُوم = زمین جس میں ہل نہ چلا ہو A country, untilled land,

سرشت - طینت۔ temperament

6۔ تیری تسبیح مالا کے منکوں اَور دھاگے سے زیادہ اُور کچھ نہیں۔ منکوں سے تُو شکار پھانسنے کیلئے دانے بناتا ہے اَور دھاگوں سے اپنا جال

7۔ تُونے اَپنے بُرے چلن سے اَپنے باپ کی مٹی کو اَپنے بھائی کے خون سے گُوندھا ہے

8۔ اَور اُس سے تُونے ایک کچے گھر کی بُنیاد رکھی اپنی شاہی قیامگاہ کے طور پر / اَپنے دارالحکومت کے طور پر

9۔ مَیں اب اکال پُرکھ (غیر فانی محیطِ کل خدا) کی عنایت سے لوہے کے پانی سے اِتنی بارش برساؤں گا / برسات کرونگا۔

10۔ کہ اُن منحوس چار دیواروں کا کوئی نشان اِس پاک سرزمین پر نہ رہے گا۔

6 Your rosary for prayer is nothing more than a combination of beads and thread, the former is the bait and the latter your net to ensnare your victim

7 By your deceitful conduct you have kneaded your father's flesh with your brother's blood.

8 With that you have laid the foundation of an unstable structure for your royal residence.

9 Now by the grace of Immortal Lord I will cause such a torrential rain of iron water

10. As will leave no trace of these ill-omened four walls visible on this sacred soil.

11- زکوهِ دکّن تِشنہ کام آمدی | زمیواڑ ہم تلخ جام آمدی
12- بدین سُو چو اکنوں نگاہت رَوَد | کہ آں تلخی و تشنگیت رَوَد
13- چُناں آتشے زیرِ نعلت نہم | ز پنجاب آبت نہ خوردن دہم
14- چہ شُد گر شغالے بہ مکر و ریا | ہمی کُشت دو بچۂ شیر را
15- چُوں شیرِ ژیاں زندہ ماند ہمے | زتو اِنتقامے بِستاند ہمے

11- دکن میں شیوا جی سے لڑائیوں میں بدحالی اور میواڑ میں رانا راج سنگھ کے ہاتھوں شکست کا ذکر ہے

Refers to his tiresome campaign against Shivaji in the Deccan and his retreat from Mewar.

12- رَوَد = دَوَد = عارف رِوَد لکھتا ہے اور بھائی ویر سنگھ اور گنڈا سنگھ دَوَد لکھتے ہیں۔ لیکن نگاہت اور تشنگیت میں "ت" ردلیف ہے۔ قافیہ "و" اور "د" کا نہیں "ہ" اور "ی" کا ہے

رَوَد = رفتن مصدر سے جانا۔ چلنا

To go, to pass, to depart

13- نعل = جُوتی۔ پاپوش۔ کفش

A horse shoe, Shoe (of a horse or a man), a hoof

14- یہ شعر ظاہر کرتا ہے کہ گورو جی نے یہ نامہ رائے کلّہ کے پاس چھوٹے صاحبزادوں کی شہادت سے پہلے مکمّل کر لیا تھا۔ اِسی لیے اِس میں دو بچّوں کے قتل کا اِشارہ ہے

This reference to the murder ot two sons, Ajit Singh and Jujhar Singh shows that Guru Gobind Singh completed this letter before he received the information, at Rai Kalha's estate, of the gruesome murder of his younger sons at Sarhind.

15- چُوں = جو۔ مانند۔ اگر

When, since, as

شیرِ ژیاں = شیر درندہ۔ پھاڑ کھانیوالا شیر۔

A rapacious lion,

A wild beast who rends or tears.

11- تُو دکّن کے پہاڑ سے پیاسا ہی آیا ہے یعنی ناکام لوٹا ہے۔
اُور میواڑ سے بھی تجھے ناکامی کا تلخ گھونٹ پینا پڑا ہے۔

12- اگر اَب تیری نظر اِس طرف اُٹھتی ہے کہ تیری وہ کڑواہٹ
اُور پیاس دُور ہو جائے۔

13- تو میں تیرے پاؤں تلے اِس طرح کی آگ رکھونگا کہ پنجاب سے تُجھے
پانی تک نہ پینے دُوں گا۔

14- کیا ہُوا اگر ایک گیدڑ دھوکا اُور فریب سے شیر کے دو بچے مار ڈالتا ہے

15- جب شیر درندہ زندہ ہے تو تجھ سے بدلہ لیکر رہے گا۔

11. You returned from the Deccan mountain with parched throat and at Mewar also you tasted a bitter draught of defeat.

12, If you now look to this side to quench this thirst of yours

13. and to remove your bitterness i.e. to redeem your lost position.

I'll place such glowing embers underneath the shoes of your horse as will not allow you even a draught of water from the Panjab.

14. What, if a jackal by his cunning and deceit kills two cubs of a lion!

15. If the ferocious lion lives he must avenge their death.

16 نہ دیگر گرائم بنامِ خُدات — کہ دیدم خدا و کلامِ خدات

17- بسوگندِ تو اعتبارے نماند — مرا جُز بہ شمشیر کارے نماند

18- توئی گُرگ باراں کشیدہ اگر — نہم نیز شیرے بد اے بدر

19- اگر باز گفت و شُنیدت بماست — نمائم ترا جادۂ پاک وراست

20- بمیداں دو لشکر صف آرا شوند — زِ دُوری بہم آشکارا شوند

-16 گرائم از گرائیدن = خواہش کرنا

To have an inclination or affection, to wish

-18 گُرگِ باراں کشیدہ = گُرگ باراں دیدہ۔ جہاندیدہ۔ تجربہ کار

Veteran An experienced person.

نہم = نہادن مصدر سے To keep, to save, to establish.

بِ سے (نط) By, with, from, into, near, on, according to,

Preposition for, towards

در = اندر۔ بیچ۔ دروازہ A door, threshold

بدر = باہر Outside, out, out of door

a gate, entrance

Prep. - in, into, within

16۔ میں تجھ سے تیرے خُدا کے نام پر کچھ نہیں مانگتا۔ کیونکہ میں نے تیرے خُدا اور تیرے خُدا کے کلام کو دیکھ لیا ہے۔

17۔ تیری قسم پر اعتبار نہیں رہا۔ (اور) میرے لیے تلوار اُٹھانے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔

18۔ اگر تُو چالاک (جہاندیدہ) اور مکّار بھیڑیا ہے تو میں نے بھی تجھ سے دو دو ہاتھ کرنے کیلئے ایک شیر (مراد خالصہ) تیرے جال سے باہر رکھّا ہُوا ہے۔

19۔ اگر اِس کے بعد تُم نے مجھ سے بات چیت کی تو (یاد رکھ) میں تجھے وہ راستہ دِکھاؤں گا جو سیدھا ہو اور اُسمیں کوئی ہیر پھیر نہ ہو۔

20۔ میدان میں دو فوجیں اِس طرح صف باندھے کھڑی ہوں کہ کچھ فاصلے سے ہی ایک دوسری کو نظر آجاویں۔

16. I do not ask for anything from you in the name of God as I have seen your God and that God's word by whom you can swear with immunity.
17. Your oath did not carry conviction with me and I was left with no choice but to draw the sword.
18. You are doubtless a seasoned wolf, but I also keep a lion (refers to the Khalsa) outside your net who can meet your crafty moves/ I too have my lion untied and free.
19. If, hereafter, you hold talks with me, I'll show you a path direct and clean.
20. In the battlefield both the armies should be marshalled against each other so as to be visible from a respectable distance.

21۔ میانِ دو ماند بفرسنگ راہ — چوں آراستہ گردد ایں رزم گاہ

22۔ ازاں پس دراں عرصۂ کارزار — من آئم جریدہ تو با دو سوار

23۔ تو از ناز و نعمت ثمر خوردئی — ز جنگی جواناں نہ برخوردئی

24۔ بمیداں بیا خود بہ تیغ و تبر — مکُن خلقِ خلّاق زیر و زبر

21- فرسنگ = فرسخ = لگ بھگ $3\frac{3}{4}$ میل = a league

اِکیسواں شعر بھائی ویر سنگھ نے کلغی دھر چمتکار اُترادھ میں نہیں دیا۔ سردار گنڈا سنگھ نے پہلا مصرعہ ماخذ تاریخ سِکھاں حصّہ اول میں دیا ہے اور نانک چند ناز نے پُورا شعر دِیا ہے۔

پہلے مصرع میں دونوں نے دو فرسنگ لِکھا ہے لیکن گیانی لال سنگھ نے گورمت مارتنڈ میں بفرسنگ لکھا ہے۔ جو قرینِ قیاس ہے کیونکہ اس سے پہلے شعر میں لِکّھا ہے۔ کہ دونو فوجیں ایک دُوسرے کو نظر آجاویں۔ اِس لحاظ سے دو فرسنگ یعنی $7\frac{1}{2}$ میل کا فاصلہ بہُت زیادہ ہے۔

Verse No 21 has not been given by Bhai Vir Singh in Kalghi Dhar Chamatkar Part II. S. Ganda Singh has given the first half of the verse in Makhiz-i-Tarikh-i-Sikhan Part I and Mr Nanak Chand Naz, the full verse. Both the writers give "do farsang" i.e. two leagues but Gaini Lal Singh in his book Gurmat Martand gives 'one league' which appears to be correct with reference to verse No 20 wherein it is desired that the two armies should be visible to each other. This condition can hardly be fulfilled when the distance is two leagues.

21۔ جب یہ لڑائی کا میدان تیار ہو جاوے۔ تو اِن دونوں کے درمیان ایک فرسنگ کا راستہ رہے۔

22۔ بعد ازاں تو اِس جنگ میں میں اکیلا آؤنگا۔ مگر تُو دو سواروں کے ساتھ (آسکیگا)

23۔ تُو نے ناز و نعمت کے پھل تو کھائے ہیں لیکن جنگی سورماؤں کا سامنا کبھی نہیں کیا۔

24۔ (اَے اورنگ زیب) تو شمشیر و تبر لیکر میدانِ جنگ میں آ اور خُدا کی خلقت کو تباہ و برباد نہ کر۔

21. They should be arrayed at a distance of one league when they are ready to strike.
22. Thereafter, in that battle field, I'll advance alone while you may come flanked by two troopers to fight out the battle.
23. You have grown up in the lap of luxury but have not tasted confrontation with mighty veteran fighters.
24. Come in person to the battle field with sword and battle axe and do not bring about unnecessary ruin to God's creatures.

ظفرنامہ

1۔ کمالِ کراماتِ قایم کریم رضا بخش رازق۔ رہاک و رحیم
2۔ اماں بخش بخشندہ و دستگیر خطابخش روزی دِہ و دلپذیر
3۔ شہنشاہِ خوبی دِہ و رہ نموں کہ بےگوُن و بے چون و چوں بے نموں
4۔ نہ سازو نہ بازو نہ فوج و نہ فرش خداوند بخشندۂ عیشِ عرش
5۔ جہاں پاک زبراست ظاہر ظہور عطائے دہد ہمچو حاضر حضور

Annotation

1۔ رہاک = رہائی دینے والا۔ بندھن کاٹنے والا Liberator

دیکھو جاپ صاحب چھند نمبر 108 used also in Jap Sahib - 108 Chandd No 108

2۔ دل پذیر = دل پسند۔ خوش شکل Agreable, pleasing

3۔ رہنموں = راستہ دکھانیوالا۔ رہنما بےگون = بے رنگ Colourless

بے چُون = بے مثل۔ بے مانند Incomparable

چوں = جو۔ مانند۔ اگر = like, how, because

نموں = showing, leading, a guide, index -

بے نموں = اُس جیسا راہ دکھانیوالا کوئی نہیں - Such a guide simply does not exist

اُس جیسا رہنما کوئی نہیں Invisible -

نمودن = دیکھنا۔ دکھلانا = to see, to show

زبر = اوپر۔ بالادست۔ حاکم = Ruler Superior,

ہمچو = کیطرح۔ اُسی طرح = As if -

ظفر نامہ

۱- وہ خُدا کرامات کی انتہا و معراج ہے۔ غیر فانی ہے۔ بخشش کرنے والا ہے رضا میں چلنے کی طاقت دیتا ہے۔ رزق دیتا ہے۔ بندھن کاٹتا ہے اَور مہربان ہے۔

2- اَپنی پناہ میں رکھتا ہے بخشش کرتا ہے اَور ہر مُشکل میں ہاتھ پکڑتا ہے۔ غلطیاں مُعاف کرتا ہے۔ روزی دیتا ہے اَور دِل پسند ہے۔

3- بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ قابلیت عطا کرتا ہے اور راستہ دِکھاتا ہے۔ بے رنگ اور بے مثال ہے۔ اُس جیسا رہنما کوئی نہیں۔

4- جِس شخص کے پاس نہ کوئی سامان ہے نہ باز نہ فوج۔ غالیچے (اَور) دریاں اگر خدا چاہے تو اُسکو سورگ کی خوشیاں بخشش دیتا ہے۔

5- سنسار سے نرلیپ ہے لیکن اُس کا حاکم ہے۔ جگت میں اُس کا جلوہ ظاہر ہے۔ بخشش ایسے کرتا ہے جیسے سامنے ہو۔

1. Hail to the Lord, the perfection of miracles, Ever Present and Dispenser of Charities ;

   Bestower of Resignation to His Will, Provider of Sustenance, Liberator and Benevolent.

2. Granter of Refuge and Pardon, He holds out His hand to the needy.

   Forgiving, Giver of daily bread and Agreeable [He is].

3. [He is] the King of kings, endows virtues and provides guidance; He is colourless and Incomparable, the like of such a guide simply does not exist.

4. On a person with no equipments, falcons, armies and carpets the Lord confers heavenly pleasures.

5. Unattached to the Universe, He rules over it. His splendour is manifest.

   He hands out gifts as if he is present in person.

6- عطا بخشد و پاک پروردگار — رحیم است روزی دِہ ہر دیار
7- کہ صاحب دیار است اعظم عظیم — کہ حُسن الجمال است رازق رحیم
8- کہ صاحب شعور است عاجز نواز — غریب الپرست و غنیمُ الگداز
9- شریعت پرست و فضیلت مآب — حقیقت شناس و نبی الکتاب
10- کہ دانش پژدہ است و صاحب شعور — حقیقت شناس است ظاہر ظہور

6- دیار = مُلک۔ جمع دار۔ گھر اور مجازاً ملک اور شہر — Houses, mansions countries,

7- حُسن الجمال = جمال کو حُسن دینے والا۔ جمال کا حُسن یعنی بیحد حسین = — Most beautiful

8- غنیمُ الگداز = دشمنوں اور متکبّروں کو ناش کرنیوالا — Destroyer of plunderers
گداختن مصدر سے حلتی — To dissolve, to consume, to destroy

9- شریعت = مذہبی قانون۔ خدا تک پہنچنے کا راستہ = — A religious law, justice
فضیلت مآب = عظمت کا گھر — Seat of grandeur and glory
مآب = جائے پناہ — a place of return, refuge, receptacle
نبیُ الکِتاب = اِلہامی کِتابوں کا پیغام دینے والا۔ کُتب مقدّسہ کا گیان دینے والا۔ — Inspirer of revelation

10- دانِش = عقل۔ دانائی = — Understanding, wisdom
پژدہ = تلاش کرنیوالا۔ پرکھ کرنیوالا۔ تحقیق کرنے والا۔ — Teacher. Examiner
ظاہر = پرسِدھ۔ آشکار = — Evident
ظہور = پرکاش۔ جلوہ = — manifestation.

6۔ وہ پالن ہار خُدا نعمتوں کی بخشش کرتا ہے۔ رحم کرتا ہے اور ہر دیش میں رزق دیتا ہے۔

7۔ وہ مُلکوں کا مالک ہے اور بہت بڑا ہے۔ جمال کو حُسن دیتا ہے یعنی بیحد حَسین ہے۔ رزق دیتا ہے اور نوازش کرتا ہے۔

8۔ وہ بہت اُونچی سمجھ والا ہے۔ غریبوں پر عنایت کرتا ہے۔ ناتوانوں کی پرورش کرتا ہے اور غارت گروں کو تباہ کرتا ہے۔

9۔ انصاف کرتا ہے۔ عظمت کا گھر ہے۔ اصلیّت کو پہچانتا ہے۔ الہامی کتب کا پیغام دُہی دیتا ہے۔

10۔ دانائی کی پرکھ کرتا ہے۔ دُور اندیش ہے۔ سچائی کو پہچانتا ہے اور اُس کا پرکاش ہر جگہ جلوہ گر ہے۔

6. He is granter of Charities, Sustainer, pious and merciful, Giver of livelihood in every country.
7. His rule extends over countries of the world. He is Great and August, Superb in beauty, He is the Providence Munificent.
8. With wisdom sublime He supports the humble, nourishes the poor and destroys the tyrant.
9. He administers justice. He is the seat of grandeur and glory. Idenfier of Reality He inspires revelation.
10. Possessed of lofty understanding [He scrutinizes wisdom (in our daily acts)]. He searches out reality. His manifestation is evident.

11- شناسندۂ علم عالم خدائے کشائندۂ کارِ عالم کشائے

12- گذارندۂ کارِ عالم کبیر شناسندۂ علمِ عالم امیر

داستان

13- مرا اعتبارے برین قسم نیست کہ ایزد گواہ است یزداں یکیست

14- نہ قطرہ مرا اعتبارے بردست کہ بخشی و دیوان ہم کذب گوست

15- کسے قولِ قرآں کُند اعتبار ہماں روز آخر شود زار و خوار

11- شناسندہ = جاننے والا۔ پہچاننے والا۔ One who understands

کشائندہ = آسان کرنے والا۔ کھولنے والا The opener,

Revealer (of the universe) Conqueror (of the universe)

12- گذارندہ = چلانیوالا One who carries out (the world affairs)

امیر = امر کرنیوالا۔ حاکم۔ حکمران = Lord, prince, commander, ruler

داستان = سرگزشت = بیان Narrative, tale, history, story

بخشی = تنخواہ تقسیم کرنیوالا Commander in chief, Paymaster, Disbursing officer.

دیوان = مصاحب۔ صلاح کار - Secretary, a financial secretary minister, a chief officer.

15- شود - شدن مصدر سے It is possible, (He, she, it) becomes or may become

زار و خوار = ایک پرانی بیڑ میں یہاں مرد خوار دیا ہے :

In an old 'Bir' it is given as مردِ خوار

11- وہ خُدا دُنیا کی سب وِدیاؤں کو جاننے والا ہے۔ وِدوان ہے۔ ہر مُشکل کام کو حل کرتا ہے۔ کائنات کا پھیلاؤ کرنے والا ہے۔

12- جہان کا انتظام (حُسنِ تدبیر سے) چلاتا ہے۔ عظیم القدر ہے دُنیا بھر کے عُلوم کو جانتا ہے صاحبِ اختیار ہے/ حاکمِ اعلیٰ ہے۔

سرگُذشت

13- (اے اورنگ زیب) مجھے اِس قسم پر اعتبار نہیں کہ خُدا گواہ ہے اور خُدا ایک ہے۔

14- مجھے اِس امر پر بھی ذرّہ بھر اِعتبار نہیں کیونکہ فوجی جرنیل اور مصاحب سب جُھوٹ بولنے والے ہیں۔

15- جو شخص (تمہاری) قرآن کی قسم پر اعتبار کرتا ہے۔ اُسے آخرُالامر دُکھی ہونا پڑتا ہے۔

11. The Lord is conversant with all the sciences of the world. He is Omniscient. He resolves every difficulty and reveals the Universe.

12. He carries out the world affairs skilfully. He is grand. All the worldly knowledge is within his ken. He is the ruler of the universe.

Narrative

13. This oath of your s that God is the sole Lord of the world and He is witness to it, does not carry conviction with me.

14. Nor do I believe in what your generals and officers swear to, as they all are liars.

15. He who relies on your oath by the Quran is thereby a distressed and ruined man in the end.

16۔ ہُمارا کسے سایہ آید بزیر ۔ بروست دارد نہ زاغ دلیر
17۔ کسے پُشت اُفتد پسے شیر نر ۔ نہ گیرد بزو میش و آہُو گزر
18۔ بہ مُصحف قسم خُفیہ گوخوردے ۔ نہ یک گام ہم پیش ازاں بُردے
19۔ گرسنہ چہ کالے کند چہل نر ۔ کہ دہ لک برآیند بر و بے خبر
20۔ کہ پیماں شکن بے درنگ آمدند ۔ میاں تیغ و تیر و تفنگ آمدند

16- ہُما = مُبارک پرندہ جس کا سایہ کسی پر پڑ جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے
Phoenix, a bird of happy omen.

17- پُشت = پیٹھ = Back + افتد = افتادن مصدر سے پڑنا۔ گر پڑنا۔ لیٹنا۔ پیروی کرنا۔
To fall (Fall), to befall, to follow.

پس = پیچھے = Behind = پسِ پُشت افتد = پیٹھ کے پیچھے لیٹ جاوے یعنی پناہ لے لیوے۔
Comes under the protection of

گیرد = پکڑنا + نہ گزر گیرد = گزر نہیں سکتے =
Cannot cross the path of

18- مُصحف = قرآن۔ وہ کتاب جسمیں رسالے اور صحیفے جمع ہوں۔ اُسی واسطے قرآن شریف کو کہتے ہیں کیونکہ اُس میں سورتیں جمع ہیں
The Quran,
a book, a volume

19- ہم = بھی = Even + پیش۔ آگے Forword, ahead

20- بیدرنگ = یک بیک Atonce, quickly, straight way
تفنگ = بندوق۔ بندوقیں Guns, muskets

16۔ اگر کوئی ہُما کے سایہ تلے آوے تو اُس پر کوئی کوّا ہاتھ نہیں ڈالتا، چاہے وہ کتنا ہی دلیر ہو۔

17۔ اگر کوئی شیر کی بیٹھو بیچھے یعنی پناہ میں آجاتا ہے تو بکری۔ بھیڑ یا ہرن اس راستے گزر ہی نہیں سکتے یعنی ان کا کوئی زور نہیں پڑ سکتا۔

18۔ اگر مَیں قرآن کی قسم خُفیہ (بھی) کھاتا تو اُس سے ایک قدم بھی اِدھر اُدھر نہ ہوتا یعنی اُس کا پوری طرح پالن کرتا۔

19۔ چالیس بھُوکے آدمی کیا کارنامہ کر دکھاتے۔ جبکہ دس لاکھ فوج اُن پر اچانک ٹوٹ پڑی۔

20۔ عہد توڑنیوالے یک بیک تلواریں تیر اَور بندوقیں لے کر ٹوٹ پڑے۔

16. He, whose head is overshadowed by phoenix needs fear no assault from any raven however insolent it may be.

17. No goat, sheep or deer can approach him who comes under a lion's protection.

18. Had I sworn by the Quran even in private I would not have deviated even an inch from my path.

19. What miracle could the hungry forty perform, when a troop of ten lakhs fell upon them unawares.

20. Armed with swords, arrows and guns the promise breakers came upon them straight way.

21. بہ لاچارگی درمیاں آمدم　　بہ تدبیر تیر و کمال آمدم

22. چو کار از ہمہ حیلتے در گذشت　　حلال ست بُردن بہ شمشیر دست

23. چہ قسم قرآن من کنم اعتبار　　وگرنہ تو گوئی من ایں رہ چہ کار

24. نہ دانم کہ ایں مرد روباہ پیچ　　دگر ہرگزیں رہ نیارد بہ ہیچ

25. ہر آں کس کہ قولِ قرآں آیدش　　نزد بستن و کُشتنی بائیدش

21 - بہ تدبیر و تیر و کماں آمدم = ظاہر کرتا ہے کہ گورو جی کے پاس بندوقیں کم تھیں یا نہیں تھیں

It shows that Guru ji had no guns or very few guns,

22- در گذشت = گزر جاوے = Passes beyond due limits شیخ سعدی کی مشہور منظوم تصنیف بوستاں میں یہی خیال اسی طرح نظم کیا گیا ہے۔

In 'Bostan' by Saadi, this very idea has been versified as

؎ چوں دست از ہمہ حیلتے در گسست ، حلال است بُردن بہ شمشیرِ دست

24 - دِگر = کوئی اور بات = Any other thing

نیارد = نہ لانا۔ نہ لاتی would not have brought

روباہ پیچ = cunning like a fox, wily like a fox

25 - نزد = نہ + از + او = نہ + کیلئے + اُس۔ اُس کے لیے نہیں = Not for him

از = Since, for

Bhai Vir Singh writes, (Digar) دِگر, Ganda Singh (Magar) مگر 24 and Acharya Dharminder Nath, (Vagar) وگر

بھائی ویر سنگھ "دِگر" لکھتے ہیں۔ سردار گنڈا سنگھ "مگر" اور آچاریہ دھرمیندر ناتھ " وگر "

21 - مجبور ہو کر مجھے میدان میں آنا پڑا۔ اور مَیں تیر و کمان
یعنی جو سامانِ جنگ میرے پاس تھا لیکر مقابلہ کیلئے آیا۔

22 - جب معاملہ سبھی تدبیروں کی طاقت سے باہر ہو جائے۔ تو اُس
وقت تلوار ہاتھ میں لینا جائز ہے۔

23 - مَیں قرآن کی قسم کا کیا اعتبار کروں۔ نہیں تو تُو ہی بتا کہ مجھے اِس
راستہ (یعنی چمکور میں جنگ کرنے) سے کیا واسطہ۔ یعنی مجھے تو جنگ
چھڑنے پر مجبوراً ہتھیار اُٹھانے پڑے۔

24 - مَیں نہیں جانتا تھا کہ یہ شخص لومڑی کی طرح داؤ پیچ میں ماہر ہے اور
اپنے ارادے کو (بغیر اخلاقی قدروں کی پرواہ کئے) سرے چڑھانے کی
راہ کو ہی ٹھیک جانتا ہے۔ نہیں تو کوئی اور بات مجھے اِس راستہ
پر نہ لاتی۔

25 - ہر وہ شخص جو قرآن کی قسم پر اعتبار کرتا ہے۔ اُسے قید کرنا یا مارنا
نہیں چاہیئے۔

21 Forced by circumstances I, alongwith my followers, equipped with bows and arrows stepped forward to meet the assailants

22. When all avenues for negotiations fail, it is legitimate to have recourse to the use of sword.

23. What more reliance should I place on your oath by the Quran. Speak out what other interest had I, otherwise, to come this way.

24. I did not know that the swearer by the Quran was wily like a fox. No consideration other than the sanctity of the oath would have brought me hither

25. He who believes in oath by the Quran does not deserve imprisonment or death.

26- برنگِ مگس سیاہ پوش آمدند بیک بارگی درخروش آمدند
27- ہرآں کس کہ دیوار آمد بروں بخوردن یکے تیر شد غرقِ خوں
28- کہ بیروں نیامد کسے زاں دوار نہ خوردند تیر و نہ گشتند خوار
29- چو دیدم کہ ناہر بیامد بہ جنگ چشیدہ یکے تیر من بیدرنگ
30- ہم آخر گریزند بجائے مَصَاف بسے خاناں خوردند بیروں گزاف

28 - گشتند = ہُوا = Became

دوار = دیوار مواز نہ کے لئے دیکھیں شعر نمبر 34 verse No. For analogy see
ناز نے دِوار کی بجائے حِصار باندھا ہے
دِوار in place of حِصار Naz gives

29 - چشیدہ یکے تیر من بیدرنگ As given by Giani Narain Singh in his exposition of Dasam Granth and also in ਚੋਣਵੀ ਬਾਣੀ ਦਸਮ ਗਰੰਥ by Director, Bhasha Vibhag, Patiala.

چشیدہ یکے تیر = تیر کھاتے ہی = تیر کھاکر = Having tasted the arrow

مَن بیدرنگ = atonce

Compare it with بسے حملہ کردہ in verse No. 33

چشیدن یکے تیر من بیدرنگ According to Sh. Nanak Chand Naz and S. Ganda Singh

30 - ہم آخر = آخر اسی طرح = At last in a similar manner

26۔ کالی وردیوں والے سپاہی مکھیوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور یک لخت بڑے جوش و خروش سے حملہ کر دیا۔

27۔ جو کوئی بھی دیوار کی اوٹ سے باہر آیا تیر کھا کر خون میں غرق ہو گیا یعنی مارا گیا۔

28۔ ایسا کوئی نہیں تھا جو اُس دیوار (کی اوٹ) سے باہر آیا ہو اور تیر کھا کر خوار نہ ہوا ہو یعنی مرا نہ ہو۔

29۔ جب میں نے دیکھا کہ ناہر خاں میدانِ جنگ میں آیا۔ (تو میرا) ایک تیر کھاتے ہی وہ فوراً چلتا بنا۔

30۔ بالآخر اسی طرح بہت سے وہ خان جو باہر گپیں مارتے تھے لڑائی کی بجائے بھاگ گئے / لڑائی کی جگہ سے بھاگ گئے۔

26. Black clad soldiers swarmed like flies and made a wild attack all atonce

27. Whosoever came out of the shelter of the wall was pierced through with arrow and steeped in blood.

28. None came out of the wall shelter but was hit by arrow and shot dead.

29. When I saw Nahar take the field, I atonce gave him the taste of my arrow/He tasted an arrow of mine and atonce fell down dead.

30. In the end even a good many Afghan warriors who boasted of their valour outside fled the field and did not choose to fight.

31- که افغانِ دیگر بیامد بجنگ | بچو سیلِ رواں ہاپچو تیر و تفنگ

32- بسے حملہ کردہ بمردانگی | ہم از ہوشگی ہم ز دیوانگی

33- بسے حملہ کردہ بسے زخم خورد | دو کس را بجاں کشت جاں ہم سپرد

34- کہ مردود خواجہ ز سایہ دوار | بمیداں نیامد بمردانہ دار

35- دریغا اگر روئے او دیدمے | بیک تیر لاچار بخشیدمے

31- ہاپچو - مثل، مانند = like + سیلِ رواں = دوڑتے ہوئے
Like a torrential current, like a Running tide سیلاب (کی طرح)

32- حملہ کردہ = حملے کرے S. Ganda Singh also gives
Singular number, refers
to the Afghan who attacked;

33- حملہ کردہ = زخم خورد - فعل معطوفہ = حملے کرکے زخم کھائے
He made many assaults. refers to the Afghan in verse No 32

34- دوار = دیوار - شعر نمبر 28 میں بھی دیوار کو دوار کے طور پر باندھا ہے یہ ضرورتِ شعری ہے یا شاعرانہ خصوصی اختیار
It is poetic privilege, or a poetic necessity

مردود = رد کیا گیا - بدبخت - بے عزت = Cursed

31- ایک اور افغان جنگ کے لیے آیا۔ وہ دوڑتے ہوئے سیلاب یا تیر اور گولی کی طرح آگے بڑھا۔

32- اُس افغان نے بہت سے ہلّے کیے۔ کچھ سوچ سمجھ کر اور کچھ پاگلپن کی رو میں

33- اُس نے کئی حملے کیے اور بہت زخم کھائے۔ دو آدمیوں کو جان سے مار ڈالا اور اپنی جان بھی خُدا کے سپُرد کر گیا۔

34- وہ کائر جرنیل (شاہی فوجوں کا سپہ سالار خواجہ محمود (محمّد) مردوں کی طرح دیوار کی اوٹ سے باہر نہیں آیا۔

35- افسوس اگر میں اُس کا مُنہ دیکھ لیتا۔ تو ایک تیر اُسے بخش کر لاچار کر دیتا یعنی ایک تیر سے اُس کا خاتمہ کر دیتا۔

31. With a terrific velocity of a running tide, an arrow or a musket ball another Afghan warrior advanced to fight.
32. That Afghan charged us repeatedly with courage. A good many of his assaults were planned and others wild.
33. The Afghan warrior attacked again and again and received several injuries. He killed two of our men and himself fell dead thereafter.
34. That condemned commander (General MAHOMED) did not act manly and did not come out of the covering of wall.
35. Alas! If I had seen his face I would have rendered him lifeless with one arrow.

According to Sayyad Abdul Latif, the name of the Royal General was Khawaja MAHOMED; but the real name according to Tawarikh Guru Khalsa is Khawaja Khizar Khan of Malerkotla. He was Nahar Khan's brother. Pages 987-988

سید عبداللطیف مصنّف تاریخ پنجاب شاہی فوج کے جرنیل کا نام خواجہ محمود محمد لکھتا ہے لیکن اصل اشارہ خواجہ خضر خاں آف مالیر کوٹلہ کی طرف ہے جو ناہر خاں کا بھائی تھا۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ 88-987

36- ہم آخر بسے زخم تیر و تفنگ   دو سُوئے بسے کشتہ شُد بید رنگ
37- بسے بان بارید تیر و تفنگ   زمین گشت ہمچوں گُلِ لالہ رنگ
38- سر و پائے انبوہ چنداں شُدہ   کہ میدان پُر از گوئے و چوگاں شُدہ
39- ترنکار تیر و ترنگ کماں   بر آمد یکے ہائے ڈھو از جہاں
40- دگر شورشِ کیبر کینہ کوش   ز مردانہ مرداں برُوں رفت ہوش

چشیدہ شُد — کُشتہ شُد

-36 For analogy compare چشیدہ شُد with کُشتہ شُد as given by Tawarikh Guru Khalsa in verse No 29

37- بان = Compare verse No 88 in Hikayat No 4

چُناں بان اُفتاد تیر و تفنگ ۔ زمیں گشت گلنش شُدہ لالہ رنگ ، حکایت نمبر 4 کے بیت نمبر 88 سے موازنہ کریں۔

39- ترنکار = ٹنکار = Whizzing of arrows, whistling of arrows

ترنگ = کمان کا کڑاکا = کڑکنے کی آواز Twanging of bows

ہائے وہو = شور و شر Uproar of yells and shrieks

-40 کیبر = تیر = arrow

کیبر کینہ کوش = مہلک تیر

مردانہ مرداں = Brave warriors, veterans

39- ایک پرانی بیڑ میں ترنکار تیر و ترنک کمان دیا گیا ہے

In an old 'Bir' (manuscript) the Text reads

ترنکار تیر و ترنکِ کماں

36۔ آخر اِسی طرح تیروں اَور بندوقوں کے بُہت سے زخموں سے دونوں طرف کے بہت سے لڑنے والے جھٹ پٹ مر گئے۔

37۔ تیروں اور بندوقوں کی بُہت بارش ہوئی جس سے زمین پوست کے پھُول کی طرح سُرخ ہو گئی۔

38۔ میدانِ جنگ میں سروں اَور پیروں کا اِتنا اَنبار لگ گیا گویا رَن بھُومی گیند اور بلّوں سے بھری پڑی ہے۔

39۔ جب تیروں کی ٹنکار ہُوئی اَور کمان کڑکے تو چیخ و پکار کے شور شرابے سے دُنیا بھر گئی۔

40۔ علاوہ ازیں مُہلک تیروں کے چلنے سے اِتنا شور و غل ہُوا کہ بڑے بڑے بہادروں کے ہوش گم ہو گئے۔

36. Likewise, in the end several warriors on both sides fell wounded and killed by arrows and bullets in no time.

37. Countless arrows and bullets were showered and the battlefield turned red like poppy flowers.

38. The battlefield was in such a litter with numerous heads and feet of the slain soldiers as if it was full of mallets and balls.

39. Whizzing of arrows and twanging of bows brought about an uproar of yells and shrieks of the wounded.

40. Moreover, when the fatal arrows whistled through the air, even the veterans iost their senses.

-41 ہم آخر چہ مردی کند کارزار — کہ بر چہل تن آئیدش بے شمار
چراغ جہاں چوں شدہ برقع پوش — شہ شب برآمدہ ہمہ جلوہ جوش
ہر آں کس بہ قول قرآن آئیدش — کہ یزداں بر و رہنما آئیدش
نہ پیچید موئے نہ رنجید تن — کہ بیروں خود آورد دشمن شکن
نہ دانم کہ ایں مرد پیماں شکن — کہ دولت پرست است و ایماں فگن

41- مردی = مردانگی بہادری Valour, manliness کارزار = کچھ شارحین دقت کار بھی لکھتے ہیں۔ لیکن بیشتر کارزار ہی لکھتے ہیں۔ In the battlefield

42- ہم جلوہ جوش = پوری شان و شوکت سے = In full splendour اِس شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاند پوری آب و تاب سے نکلا ہے۔ لیکن ساری رات چاندنی نہیں تھی۔

ڈاکٹر گنڈا سنگھ لکھتا ہے کہ گورو گوبند سنگھ نے جنگ کے بعد چمکور پوہ شدی 3 سمت 1762 بتاریخ 8 دسمبر 1705 کو چھوڑا۔

میکالف یہ تاریخ 8 پوہ سمت 1761 وکرمی دیتا ہے۔

سردار کرتار سنگھ نے "گورو گوبند سنگھ اینڈ دی مغلز" میں یہ تاریخ 22 دسمبر سنہ 1704 کی دی ہے۔ پروفیسر صاحب سنگھ کے مطابق یہ 22-23 دسمبر کی درمیانی رات تھی جب گورو جی اور اُن کے تین ساتھی لاکھوں دشمنوں کے محاصرے سے نکل گئے۔ رات کے گہرے اندھیرے نے انہیں نکلنے میں سہائتا دی۔ گورو جی ننگے پاؤں چلتے رہے۔ پو پھٹنے تک وہ بمشکل آٹھ نو میل فاصلہ طے کر سکے۔
گورو گوبند سنگھ صفحہ 152

مندرجہ بالا تاریخی حوالہ جات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔
گورو گوبند سنگھ جی چمکور سے 8 پوہ سمت 1761 وکرمی بمطابق 22 دسمبر سنہ 1704 کی رات کو نکل گئے۔ یہ پوہ شدی 3 کی رات تھی۔ چاند قریباً 3 گھنٹے تک چمکتا رہا۔ بعد ازاں اندھیرا چھا گیا۔ اور اس اندھیرے میں گورو جی ننگے پاؤں چلتے رہے اور پو پھٹنے تک صرف آٹھ نو میل کا فاصلہ طے کر سکے۔

see page-55

41۔ آخر مردانگی بھی کہاں تک میدانِ جنگ میں کام کرتی۔ جب چالیس آدمیوں پر بے شمار فوج ٹوٹ پڑی۔

42۔ جب دُنیا کے چراغ (سُورج) نے بُرقعہ اوڑھ لیا۔ رات کا بادشاہ (چاند) ساری شان و شَوکت/ آب و تاب سے نِکل آیا۔

43۔ ہر وہ شخص جو قرآن پر بھروسہ کرتا ہے۔ خُدا اُس کو صحیح راستے پر لے آتا ہے۔

44۔ نہ میرا بال بینکا ہُوا نہ میرے جِسم کو کوئی دُکھ ہُوا۔ دُشمن مارنے والا خُدا مجھے خود گھیرے سے باہر لے آیا۔

45۔ مَیں نہیں جانتا تھا کہ یہ شخص وعدہ توڑنے والا ہے۔ دَولت کا پُجاری ہے اور دھرم کو دھکّا دینے والا ہے۔ یعنی مذہبی قدروں سے لاپرواہ ہے۔

41. After all what miracle of manliness could the forty accomplish when countless enemies fell upon them.

42. When the sun went down in the west, the king of night i.e. the moon came out in full splendour.

43. The Lord Baneficent Himself guides him who believes in oath by the Quran.

44. I did not receive the slightest harm or bodily injury. The Destroyer of tyrants Himself brought me out of the enemy's trap.

45. I did not know that the swearer by the Quran was a perjurer. He was Mammon worshipper and irreligious.

43۔ شعر نمبر 25 میں بھی قولِ قرآن آئیدش آیا ہے — قولِ قرآن آئیدش is also used in verse No 25

44۔ پیچید = تر دڑا مروڑا۔ بل کھایا = Got twisted, coiled

رنجید = دُکھی ہُوا = Got offended

46- نہ ایماں پرستی نہ اوضاعِ دیں — نہ صاحب شناسی محمد یقیں

47- ہر آں کس کہ ایماں پرستی کند — نہ پیماں خودش پیش و پس می کند

48- کہ ایں مرد را ذرّہ اعتبار نیست — چہ قسم قرآں است یزداں یکے ست

49- چوں قسمِ قرآں صد کند اختیار — مرا قطرہ ناید ازو اعتبار

50- اگرچہ ترا اعتبار آمدے — کمر بستۂ پیشکار آمدے

46 - اوضاع = ڈھنگ = Manners, politeness

کچھ شارحین نے نہ صاحب شناسی نہ محمد یقیں لکھا ہے۔ سردار گنڈا سنگھ نے نہ چھوڑ دیا ہے۔ اور محمدؐ کو تشدید کے ساتھ باندھا ہے۔

S. Ganda Singh has left out "نہ"

47 - کچھ شارحین نے پیش و پستی کند باندھا ہے =

S Ganda Singh gives it as alternative in foot-note

48 Given in Tawarikh Guru Khalsa اشارہ قرآن کی جھوٹی قسم کھانیوالے کی طرف ہے۔ چاہے وہ جرنیل ہے یا قاضی۔

This refers to the swearer of oath, whether he is a military general or a Qazi. He has violated the oath.

49 - چوں کو چہ، پر میکالف نے چہ کا چو ترجیح دی ہے Macauliffe has preferred

50 - بھائی ویر سنگھ اور بھائی رندھیر سنگھ پیشوا لکھتے ہیں اور ناز صاحب پیشوار لیکن پیشکار زیادہ موزوں ہے۔

Bahi Vir Singh and Bhai Randhir Singh write پیشوا 'Peshwa' and 'Naz' gives پیشوار 'Peshwar' but 'Peshkar' پیشکار suits the centext پیشکار

In 1683 AD (1740 B) Bhai Nand Lal was appointed Peshkar in the court of معظم afterwards Bahadur Shah, on the recommandation of Guru Ji.

1683 میں بھائی نند لال کو شہزادہ معظم کا پیشکار مقرر کیا گیا تھا۔ پیشکار = اہلکار - وکیل - نمائندہ

Representative

An assistant, a subordinate officer in a court next below سر رشتہ دار.

46۔ نہ تو یہ دھرم کی پالنا کرتا ہے اور نہ ہی اِسکے انداز دھارمک ہیں۔
نہ خُدا کو پہچانتا ہے اور نہ حضرت محمدؐ میں یقین رکھتا ہے۔

47۔ ہر وہ شخص جو دھرم کی پالنا کرتا ہے اپنے وعدہ سے اِدھر اُدھر نہیں ہوتا یعنی ہرگز نہیں مُکرتا۔

48۔ اور کہ اِس شخص کو اپنی وعدہ شکنی کی ذرّہ بھر شرم نہیں۔
چاہے اُس نے قسم قُرآن کو توڑا ہے یا خُدا ایک ہے کہکر وعدہ خلافی کی ہے۔

49۔ اگر یہ شخص قُرآن کی سو بار قسم کھائے تو بھی مجُھے اِس پہ ذرّہ بھر اعتبار نہیں۔

50۔ حالانکہ اگر تجُھے اِعتبار ہوتا تو تیرا کوئی نمائندہ کمر باندھے ہُوئے آتا۔

46. He is neither sincere in his faith nor does he conform to any religious creed. He is unbeliever with no inward respect for Mohammad.

47. He who believes in moral laws does not waiver even a bit from his oath.

48. This man, the swearer, does not feel ashamed of violating his oath by Quran or by Oneness of God.

49. Even if he swears by the Quran a hundred times I would have little faith in it.

50. If you had belived it, some attendant of yours must have come prepared to offer apology for your general's perjury.

51۔ کہ فرض است بر سرِ تُرا ایں سُخن — کہ قولِ خدا است قسمت بہ من

52۔ اگر حضرت خود ستادہ شود — بجان و دلے کار واضح شود

53۔ شُمارا چُو فرض است کارے کُنی — بموجب نوشتہ شُمارے کُنی

54۔ نوشتہ رسید و بگفتہ زبال — ببباید کہ کارایں براحت رسال

55۔ ہموں مرد بائید شود سُخن در — نہ شکمِ دگر در دہانِ دگر

51 و 54 ۔ اشعار میں لِکھا گیا ہے کہ اورنگ زیب کا لِکھا ہُوا اور زبانی پیغام بھی مِلا۔ اُس نے جو اِنصاف دینے کا وعدہ کیا ہے اُسے پُورا کرنا چاہیئے۔

This refers to Aurangzeb's verbal and written assurance offered to Guru Gobind Singh. The Guru reminds him that it is his duty to abide by his word.

54- کُچھ شارحین نے کارایں کی بجائے کارے لِکھا ہے۔

کارایں = یہ کام = This work

55- ہموں = ہم + او + ں = ایسے ہی + وہ + ن زائد ہے۔ وہ ایسا ہی =

The man should be like this.

52- میکالف صاحب کے خیال میں آنحضرت حضرت محمّدؐ کی طرف اِشارہ ہے لیکن اورنگ زیب کی طرف اِشارہ نفسِ مضمون کی رُو سے قابلِ ترجیح معلوم ہوتا ہے۔

According to Mr. Macauliffe this refers to Hazrat Mohammad, but in view of the context reference tc Aurangzeb is preferrable

51۔ تیرے سر پر اِس وعدہ کو پورا کرنیکا فرض ہے۔ کیونکہ میرے ساتھ کھائی ہوئی قسم خُدا کا قول ہے یعنی خُدا کی حضوری میں دیا گیا وعدہ ہے۔

52۔ اگر آنحضرت یعنی اَے بادشاہ تُو خود یہاں کھڑا ہو تو (میری طرف سے) دِل و جان سے سارا معاملہ صاف ہو جائیگا اور ساری حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔

53۔ اَب تمہارا فرض بنتا ہے کہ لکھے ہُوئے کو جانچ لو۔ (سمجھ لو) اور اُس کے مُطابق کام کرو۔

54۔ آپ کا تحریری پروانہ بھی ملا اور زبانی سندیہ بھی۔ اب چاہیئے کہ یہ کام بخُوبی انجام پا جائے۔

55۔ مرد ایسا ہونا چاہیئے جسے وعدہ کا پاس ہو نہ کہ دِل میں کچھ اور رہو اور مُنہ میں کچھ اور۔

51. It is your duty now to abide by your word. I do affirm that a man's word for a good cause has a divine sanction.

52. If your majesty comes here personally, the sincerity of my actions will become amply clear to you.

53. It is your duty to execute the work according to your writings in letter and spirit.

54. I have received your epistle and verbal message too. The work envisaged therein should now be completed gracefully.

55. Man is he who abides by his word. He, whose actions are at variance with his words is devoid of manliness.

56- چہ قاضی مرا گفتہ بیروں نہم		اگر راستی خود بیاری قدم

57- ترا گر بباید آں قول قرآن		بہ نزدِ شما را رسانم ہماں

58- کہ تشریف در قصبۂ کانگڑہ کُند		وزاں پس ملاقات باہم شود

59- نہ ذرّہ دریں راہ خطرہ تراست		ہمہ قوم بیراڑ حکم مراست

60- بیا تا سخن خود زبانی کنیم		بروئے شما مہربانی کنیم

58- معلوم ہوتا ہے کہ گورو صاحب کو قیام کانگڑ کے وقت یا کچھ پہلے اورنگ زیب کا پیغام تحریری ملا ہے جس کی نقل رُقعات۔ احکام یا ارقام (writings) میں نہیں ملتی نہ اِس تحریر کی تفصیلات ہیں۔ سو ساکھی 28 ویں ساکھی MS 79 a-b میں مختصر خلاصہ دیا گیا ہے۔ اُس کے مطابق گورو صاحب کو پروانے بھیجے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ "حکومت صرف ایک ہی ہے۔ بہتر ہے کہ پروانہ دیکھتے ہی فوراً یہاں چلے آؤ (ہمارے مذہبی خیالات ایک جیسے ہیں جن میں خدائی و حدانیت یکساں ہے۔) نہیں تو میں خود آؤنگا۔ پھر پیری کی رعب اور عظمت جاتے رہیں گے" "تم سلطنت میں اسی طرح رہ سکتے ہو جیسے دوسرے سنت اور خدا پرست لوگ رہتے ہیں۔ آخر میں پروانہ کے عام طرزِ تحریر

see page-56

56- قاضی نے جو پیغام آپ کا مجھے دیا ہے میں اُس سے باہر نہیں ہوں۔ اگر تو سچا ہے تو خود آجا یعنی وچولوں کی بجائے سیدھی بات بہتر رہے گی۔

57- اگر تجھے وہ قولِ قرآن (جس کے ذریعے مجھے بحفاظت باہر نکل آنے کا وشواس دلایا گیا تھا) چاہیے تو میں وہ بھی تمہارے پاس پہنچا دیتا ہوں یعنی پہنچا دوں گا۔

58- اگر تو قصبہ کانگڑ میں آجاوے۔ تو اس کے بعد باہم ملاقات ہوجاویگی۔

59- تجھے اِس راستہ میں خطرہ بالکل نہیں۔ کیونکہ ساری بیراڑ قوم میرے حکم تلے ہے۔

60- تو یہاں آ تاکہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ سیدھی بات چیت کریں۔ اور تمہارے فائدہ کی بات کریں۔

56. I do not disapprove of what the Qazi has conveyed to me. If you feel you are true to your word, please come here direct, no intermediary is needed.

57. If you require that written oath by which your generals swore on your behalf and guaranteed me a safe passage if I left Anandpur, I will send that very document to you.

58. Please come personally to Kangar village. Thereafter we shall meet together.

59. You will not run any risk on your way here as the whole of Brar community is under my control.

60. Please come to have a face to face talk with me. It will enable me to do you some good turn (by apprising you of the true state of affairs)

61- یکے اسپ شائستہ یک ہزار	بیا تا بگیری بمن ایں دیار
62- شہنشاہ را بندۂ چاکریم	اگر حکم آئید بجاں حاضریم
63- اگرچہ بیائید بفرمانِ من	حضورت بیائم ہمہ جان و تن
64- اگر تو بہ یزداں پرستی کُنی	بکارے مرا ایں نہ سُستی کُنی
65- ببائید کہ یزداں شناسی کُنی	نہ گفتہ کسے کس خراشی کُنی

61- شائستہ = سِدھا ہُوا = Trained ایک ہزار = ایک ہزار روپے قیمت والا
Worth Rs. one thousand

63- اگرچہ = اگر کے معانی میں اِستعمال ہُوا ہے = Used in the sence of "if"

64- معلُوم ہوتا ہے کہ گورو صاحب نے بادشاہ کو صوبیدار سرہند کو بچوں کے قاتل کے طور پر بطور خوں بہا اِن کے حوالے کرنے کو کہا۔

64. It appears that the Guru has asked the king to hand over Wazir Khan to him as a murderer of his innocent sons.
Blood money, Penalty for murder

60-69 معلُوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب نے شاہی مراسلہ یا پروانہ کے ساتھ زبانی وشواس بھی دلایا ہے کہ اُن کے ساتھ جو بے اِنصافی ہوئی ہے بادشاہ اُسکی شنوائی بھی کریگا اور بے اِنصافی کی تلافی بھی کریگا۔ اِسی لیے گورو صاحب نے اِسکو بادشاہ مان کر عزت کے طور پر ایک ہزار روپے کا بڑھیا گھوڑا دینے کی پیشکش کی ہے اور شاہی فرمان آنے پر چل جانے کا وعدہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اُسکے فرض سے بھی آگاہ کیا ہے کہ وہ زیادتی کی تلافی جلد از جلد کر دیوے۔ یہ سمجھ کر کہ وہ دُنیاوی طور پر تو شہنشاہ ہے لیکن اِنصاف پرست نہیں۔ اُسکی سرداری پر حیف ہے۔ اُس کے لیے مظلُوموں کا خُون بہانا روا نہیں اگر وہ ایسا کریگا تو آسمان اُس کا خون بہا دیگا۔

See footnote on page 4: in English

شعر نمبر 61 میکالف صاحب نے نہیں دیا۔ نمبر 62، 63 ناز صاحب نے نہیں دیے لیکن ایک پرانی بیڑ میں سب دیے گئے ہیں۔

Verse No 61 has not been given by Macauliffe and 62+63 not by Nanak Chand Naz, but in an old 'Bir' all these appear.

62, Macauliffe translates it as "King of Kings" or "God" = 62 شہنشاہ

62- میکالف اِسے شاہوں کے شاہ یعنی خُدا کے معانی میں لیتا ہے۔

61- تُو آئیتا کہ ایک ہزار روپیہ قیمت کا ایک سدھایا ہُوا گھوڑا
تُو مجھ سے اِس علاقہ میں لے سکے۔

62- ہم شہنشاہ کے چاکر بندے ہیں۔ اگر حکم آئے
تو جان سے حاضر ہیں۔

63- اگر مجھے شاہی فرمان آئے تو تمہارے پاس
(دکن میں) بخوشی آؤں گا۔

64- اگر تُو خدا کی پرستش کرتا ہے تو میرے
اس کام میں سُستی نہ کر۔

65- تجھے چاہیئے کہ تُو خدا کی پہچان کر اَور کِسی
کے کہنے پر کِسی شخص کو دُکھ نہ دے۔

61. I'll present you with a trained and disciplined horse worth one thousand rupees. Come here to receive it.

62. We are the Emperor's subjects and if he desires I'll consider it a pleasure to see him.

63. [Or else] on receipt of the royal message I shall be delighted to come to your presence.

64. If you really worship God you should make no further delay in the accomplishment of this work of mine i.e. in fully compensating the violation of the oath.

65. You should recognize God and let no one instigate you to hurt the feelings of someone else.

66 - تو مسند نشیں سرورِ کائنات　　که عجب است انصاف این ہم صفات

67 - که عجب است انصاف دیں پروری　　که حیف است صد حیف این سروری

68 - که عجب است عجب است تقوی شما　　بجز راستی سخن گفتن خطا

69 - مزن تیغ بر خونِ کس بے دریغ　　ترا نیز خوں چرخ ریزد بہ تیغ

70 - تو غافل مشو مردِ یزداں شناس　　که او بے نیاز است او بے سپاس

68 - تقوی = ڈرنا - پرہیزگاری - پارسائی - خدا پرستی =

Abstinence from sin, Piety, fear of God

خطا = غلطی - گناہ = mistake, error, sin + بعض شارحین نے خطا کی جگہ 'زیاں' دیا ہے

Some expositors have given زیاں for خطا

69 - بے دریغ = بیدرد بن کر - بیرحمانہ = Unpitying, Remorseless

from page

60-69 It appears as if alongwith the written 'parwana' Aurangzeb has verbally assured the Guru that he would fully compensate the unjust and inhuman treatment meted out to him. The Guru consequently offers to present a horse worth Rs 1000/- thereby accepting his sovereignty. On receipt of royal message he is prepared to go to him but warns him that violation of solemn promise will recoil on his head. If he kills the innocent, a sword from on high shall shed his blood in retaliation.

66۔ تُوراج گدی پر بیٹھا ہے اَور رعایا کا سَردار ہے۔ اِن اَوصاف کے ہوتے ہُوئے تیرا اِنصاف عجیب ہے۔

67۔ تیرا اِنصاف بھی انوکھا ہے اور مذہب پرستی بھی تعجب خیز ہے۔ تیری اِس سرداری پر افسوس ہے صَد افسوس ہے۔

68۔ تیری پارسائی بھی نرالی ہے (لیکن) سچّائی کے عَلاوہ کچھ اور کہنا گُناہ ہے/ غلطی ہے

69۔ کِسی کو قتل کرنے کے لئے بیرحمی سے تلوار نہ چلا (یاد رکھ کہ اِس کے بدلے) تیرا خُون بھی آسمان تلوار سے گرائیگا۔

70۔ اَے خُدا شناس اِنسان تُو انجان نہ بَن۔ وُہ خُدا تو بے پرواہ ہے اَور ستائش سے بالاتر ہے۔

66. You decorate the royal throne as a ruler of your subjects but notwithstanding this exalted position, your sense of justice is rather surprising.

67. It is a thousand pities that inspite of your high authority your justice and morals are so diametrically opposed to your lofty rank.

68. Strange is your piety but any talk transgressing the limits of righteousness is sinful.

69. Do not wield irresistible and remorseless scimitar and shed blood of the innocent. Remember that God will kill you in retaliation thereof.

70. O, believer in the Lord's Omnipotence, Do not feign ignorance. He is beyond any worldly need and is above any praise.

71۔ کہ اُو بے محابست شاہانِ شاہ زمین و زماں را ہمو پاتشاہ

72- خداوندِ ایزد زمین و زماں کُنندہ ہمہ کس مکین و مکاں

73- ہم از پیر مورو ہم از پیل تن کہ عاجز نواز است و غافل شکن

74- کہ اُورا چُو رسم است عاجز نواز کہ اُو بے سپاس است و اُو بے نیاز

75- کہ اُو بے نگوں است و اُو بے چگوں کہ اُو رہنما است و اُو رہنمون

71- بے مُحابا = اَصل میں محابات تھا فارس کے لوگ 'تا' کو حذف کر کے اِس کا اِستعمال کرتے ہیں۔ بمعنی فرو گُذاشتن۔ مروّت۔ لِحاظ۔ یعنی اُسے کسی کا لِحاظ نہیں۔ وہ کِسی کی رِعایت نہیں کرتا۔

Without respect or regard, unmerciful

72- تواریخ خالصہ میں "کُنندہ ہمہ کس" دیا ہوا ہے۔ لیکن کچھ پُرانی بِیڑوں میں کنندہ است دیا ہُوا ہے اَور ڈاکٹر گنڈا سنگھ نے بھی footnote میں یہ دیا ہے۔

In Tawarikh Guru Khalsa the wording is کنندہ ہمہ کس

کنندہ ست ہر کس This also is given by S Ganda Singh in footnote and in some old Manuscripts

73- پیل تن or فیل تن۔ ہاتھی جیسا

غافل = غفلت کرنیوالا۔ بے مروّت Imprudent, Thoughtless.

75- بے نگوں = نہ جُھکنے والا = Unbending

بے چگوں = بے مِثال، بیان سے باہر + Inexplicable, Peerless, unconditioned, unaccounted.

رہنموں = رستہ دِکھانے والا۔ Pilot, guide.

71۔ وہ کسی کی رعایت نہیں کرتا۔ شاہوں کا شاہ ہے۔ (اور) زمین و آسمان کا پاتشاہ ہے۔

72۔ وُہ خُدا دھرتی اور آکاش کا مالک ہے۔ ہر مکان اور اُس میں رہنے والے کو پیدا کرنیوالا ہے۔

73۔ ایک ضعیف کیڑی سے لے کر قدآور ہاتھی تک (وہ سب کو پیدا کرنیوالا ہے) وہ غریبوں پر عنایت کرتا ہے اور ناعاقبت اندیشوں کا ناش کرتا ہے۔

74۔ اِس کا نام غریب نواز (بھگت وتسل) ہے۔ وہ خُوشامد سے پرے ہے اور بے غرض ہے۔

75۔ وہ نہ جُھکنے والا ہے اور احوال و کیفیت سے غیر مُتاثر ہے۔ وہ رہنُما ہے اور رَستہ دِکھانیوالا ہے۔

71. Undue favours He does not shower. He is the king of kings and rules over the earth and heavens.

72. The Lord of heavens and earth has created every one, the dweller and the dwelling

73. The feeble ant as well as a bulky elephant is His creation. He supports the helpless and slays the tyrants

74. He is known as the cherisher of the humble. He is beyond any praise and is beyond any want or need.

75. He is unbending and unconditioned. He is the guide. He is the pilot.

76- کہ بر سر تُرا فرض قسمِ قرآن — بگفتہ شُما کار خوبی رسال

77- بباید تو دانش پرستی کُنی — بکارِ شُما چیرہ دستی کُنی

78- چہا شُد کہ چوں بچگاں کُشتہ چار — کہ باقی بماندست پیچیدہ مار

79- چہ مردی کہ اخگر خموشاں کُنی — کہ آتش دماں را فروزاں کُنی

80- چہ خوش گفت فردوسئی خوش زباں — شتابی بوَد کارِ آہرمناں

77- چیرہ دستی = زبردستی - ہوشیاری = Boldly, vigorously, skilfully

78- کچھ شارحین نے 'باقی بماندند' لکھا ہے۔ "پیچیدہ مار" سے اِن کا اِشارہ خالصہ کی طرف ہے۔ لیکن بیشتر نے بماند است لکھا ہے۔ اور 'پیچیدہ مار سے اشارہ گورو صاحب کی اپنی طرف ہے۔ اِن میں مسٹر میکالف ڈاکٹر گنڈا سنگھ پروفیسر پیارا سنگھ پدم اور ایک پُرانی بِیڑ کی تحریریں شامل ہیں۔

Some expositers including Nanak Chand Naz write بماندند wherein پیچیدہ مار refers to Khalsa but Mr. Macauliffe, Dr. Ganda Singh and writer of an old 'Bir' write it as بماندست. In this case پیچیدہ refers to the Guru himself.

نامہ گورو گوبند سنگھ کے اشعار

چہ شُد گر شغالے بہ مکر و ریا ، ہمی کُشت شیر را 14

چُوں شیر زیاں زندہ ماند ہمے ، ز تو انتقامے ستاند ہمے۔ 15

کا موازنہ اس شعر سے کریں تو صاف ہو جاتا ہے کہ انتقام لینے کی ذمہ داری گورو جی نے اپنے اُوپر لی ہے۔ اسلیے "باقی بماندست" "باقی بماندند" پر قابلِ ترجیح ہے

A reference to verses 14 and 15 in his previous letter Nama Guru Gobind Singh ba Aurangzeb clearly establishes the Guru(s resolve to avenge the death of his children himself and this is a clear reference to بماند over بماندند

76- تیرے سر پر قرآن کی قسم نبھانے کی ذمہ داری ہے
تمہیں چاہیئے کہ اپنے وعدہ کو خوش اسلوبی سے انجام دو۔

77- تجھے چاہیئے کہ عقل سے کام لے اور اپنے کام کی تکمیل
ہوشیاری اور جرأت سے کرے۔

78- کیا ہوا اگر (تم نے میرے) چار بچے ہلاک کر دیئے
کنڈلیا ناگ تو ابھی زندہ ہے۔

79- یہ کیا بہادری ہے کہ چنگاریاں بجھا دی ہیں۔
اس سے تو غضبناک آگ کو (تو نے اور) بھڑکا
دیا ہے۔

80- خوش کلام فردوسی نے کیا خوب کہا ہے کہ
جلد بازی شیطان کا کام ہے۔

76. You are bound to fulfil your oath by the Quran. You should execute your promised work gracefully.

77. You should exercise your intelligence and accomplish the assigned work skilfully and gracefully.

78. What though you have killed [my] four sons, the coiled snake still remains alive.

79. What manliness is there if you have put out a few embers. It has enraged the blaze of fire into a devastating conflagration.

80. How beautifully the eloquent Firdausi has expressed that hasty performance is a devil's trick.

see page-57

81- کہ در بارگہِ حضرت آئم شُما | ازاں روز باشی تُو شاہد ہمہ
82- گرنہ تو ایں ہم فراموش کُند | تُرا ہم فراموش یزداں کُند
83- براین کار گر تُو بہ بستی کمر | خداوند باشد تُرا بہرہ ور
84- کہ ایں کار نیک است دیں پروری | چو یزداں شناسی بجاں برتری
85- ترا من ندانم کہ یزداں شناس | برآمد ز تو کار ہا دِلخراش

81- پہلا مصرعہ ناز۔ رندھیر سنگھ اور عارف نے اُوپر دیئے ہوئے الفاظ میں لکھا ہے۔
ڈاکٹر گنڈا سنگھ نے "ما بارگاہِ حضرت آئم شما" لکھا ہے اور ایسا ہی ایک پُرانی "بیڑ" میں دیا گیا ہے۔

Naz, Randhir Singh and Arif give the 1st hemistich as quoted above while S. Ganda Singh writes as 'ما بارگاہِ حضرت آئم شُما' The same is also given in an old 'Bir

83- تُرا = تیرے لیے For you, to you

بہرہ ور = خُوش نصیب۔ طالع ور Prosperous, fortunate, lucky gainer

باشد = بائیدن مصدر سے ہونا۔ رہنا۔ بسنا+ باشد = ہوگا
Be, will he, may it be

84- چو = کیونکہ۔ جبکہ + Because, since, when

85- کچھ شارحین نے دِلخراش کی جگہ "پُرخراش" یا "پُرہراس" لکھا ہے
Some writers have given پُرخراش or پُرہراس for دلخراش

81۔ جب میں تیرے دربار میں آؤنگا اُس روز سے تو سب حقائق کا گواہ ہوگا۔ یعنی اصل حقیقت پوری طرح جان جائیگا۔

82۔ نہیں تو اگر تو اُسکو بھول جائیگا۔ تو خُدا بھی تجھکو بھول جائیگا یعنی خُدا تجھے بھلا دیگا۔

83۔ اگر تو اِس کام کے لیے کمر باندھ لے گا تو خُدا تجھے خوش نصیبی عطا کریگا۔

84۔ یہ کام نیک ہے اور ایمان پرستی ہے۔ کیونکہ خُدا کو پہچاننا جان سے بڑھ کر (قابلِ قدر) ہے۔

85۔ (لیکن) میں تجھے خُدا کو پہچاننے والا نہیں سمجھتا۔ کیونکہ تُو نے کئی کام دِل دُکھانے والے کئے ہیں۔

81 The day when I come to your royal presence, you will have a clear view of facts.

82. If ever you forget to keep your word the Lord Omnipotent too will forget you.

83. If you resolve to achieve this purpose, God will prosper you.

84. This work is atonce virtuous and religious as devotion to God is far superior to life.

85 [But] I do not recognize you as a divine worshipper. You have committed heart rending misdeeds.

86- شناسد ہمیں تو نہ یزداں کریم | نخواہد ہمیں تو بدولت عظیم
87- اگر صد قرآں را بخوردی قسم | مرا اعتبارے نہ یک ذرہ دم
88 حضوری نہ آئم نہ ایں رہ شوم | اگر شاہ بخواہد من آنجا روم
89- خوشس شاہ شاہان اورنگ زیب | کہ چالاک دست است و چابک رکیب
90- کہ حسن الجمال است و روشن ضمیر | خداوند ملک است و صاحب امیر

86- ہمیں = اسی لیے = On this very count, for this very reason

87- ذرہ دم = ذرہ بھر Even an iota, even for a moment

88- شوم = شود سے - He, she, it becomes or may become

نہ شوم = میرے لیے موزوں نہیں۔ Does not suit me

حضوری = درباری بننا - خوشامدی یا چاپلوس بننا

An attendant, a courtier, presence

اس شعر کی تشریح بیشتر شارحین نے واقعیت پسندی Objective view کی بجائے Subjective view ذاتی رجحان کی بنا پر دی ہے۔ وہ اس بات سے اتفاق نہیں کر سکے کہ گورو صاحب نے اورنگ زیب کے پاس جانا نظریاتی طور پر بھی قبول کیا ہو۔ اسلیے شاہ کا مطلب خدا یا بہادر شاہ کے طور پر کیا ہے لیکن سردار گنڈا سنگھ، کرتار سنگھ اور ڈاکٹر فوجا سنگھ گورو صاحب اورنگ زیب کے پاس جانے کی رضامندی میں کوئی برائی نہیں دیکھتے۔

Expositors like Bhai Vir Singh, Bhai Randhir Singh, Nanak Chand do not reconcile with the idea of Guru Gobind Singh's acceptance of the proposal to go to Aurangzeb, but historians like Dr. Ganda Singh, Dr. Fauja Singh and Prof. Kartar Singh do not find any evil in Guru Sahib's agreeing to see Aurangzeb in the Deccan.

89- خوشس = خوش است = Good natured چابک رکیب = شہسوار - چست گھوڑ سوار Skilled horseman

90- حسن الجمال - خوبصورتی کی دلکشی۔ لطافت کا تناسب حسین و جمیل =

86- اِسی لئے وہ دان ویر (نعمتوں کا داتا) خُدا تجھے نہیں پہچانتا۔
اِسی لیے وہ تجھے اِتنی بڑی سلطنت کا مالک بھی نہیں رہنے دینا چاہتا۔

87- اگر تو قرآن کی سو قسمیں کھائے تو بھی مجھے اُن کا ذرّہ بھر اعتبار نہیں ہوگا۔

88- درباری بننا (یعنی خوشامد یا چاپلوسی) میرے حسبِ حال نہیں) میرے لیے موزوں نہیں۔ اِسلیئے میرا اِس راستے پر آنا ممکن نہیں۔ ہاں اگر شاہ (ملاقات کیلئے کہے) تو جہاں چاہے وہاں آجاؤں گا۔

89- شاہوں کا شاہ اَورنگ زیب خوش وضع ہے۔ ہاتھ کا پھرتیلا اور بڑھیا گھڑ سوار ہے/شہسوار ہے۔

90- تو حُسن کی دِلکشی ہے یعنی حَسین و جمیل ہے۔ روشن طبع ہے۔ تو مُلک کا مالک اور عالی مرتبہ حُکمران ہے۔

86. On this very count, the Lord Munificent does not recognize you and does not like you to continue as a trustee (guardian) of this vast kingdom.

87. If you swear by Quran a hundred times this will not carry an iota of belief with me.

88. Life as a courtier does not become me and it is impossible for me to choose this path. If, however, you want me to see you I shall willingly spare time for that.

89. Aurangzeb is good natured, dextrous with the hands, and a skilled horseman.

90. He is superb in beauty, clear-sighted ruler of the country and wielder of high authority.

91- بہ ترتیبِ دانش بہ تدبیرِ تیغ	خُداوندِ دیگ و خُداوندِ تیغ
92- کہ روشن ضمیر است حُسنُ الجمال	خُداوند بخشندۂ ملک و مال
93- کہ بخشش کبیر است در جنگ کوہ	ملائک صفت چوں ثُریّا شکوہ
94- شہنشاہ اورنگ زیب عالمیں	کہ دارائے دَور است دُور است دیں
95- منم کُشتہ ام کوہیاں پُر فتن	کہ آں بُت پرستند و من بُت شکن

91- دانش عقل = دانائی Wisdom ترتیبِ دانش = اِنتظامیہ قابلیت With sharp wits

تدبیرِ تیغ = تلوار کے استعمال میں یوگتا یا مہارت Skill in the use of sword

خُداوند = مالک ۔ فرمانروا ۔ حُکمران =

Ruler, master

93- کبیر = عظیم ۔ غیر معمولی = Great, immense

ملائک ۔ صِفت = فرشتوں کی خُوبیوں والا ۔ Angel like virtues

ثُریّا = سات ستاروں کا جھمگھٹ جو قُطبی تارہ کے ساتھ ہوتا ہے

آسمان کے سات مُتّصِل ستارے = ہیپت رِشی = پروین =

Pleiad, cluster of seven brilliant stars

94 عالمین = جمع عالم کی ۔ مُمالک ۔ یہاں مُراد مُختلف صُوبہ جات سے ہے ۔

Countries, worlds, provinces, created beings or things

دارا = حُکمران = Ruler

دَور = زمانہ ۔ Age

95- منم = مَیں ہی وہ شخص ہُوں ۔ مَیں نے ہی + It is I who have

91- علم وعقل کے حُسنِ انتظام اور شمشیر زنی کی خُوش اسلُوبی سے تُو دیگ و تیغ کا مالک ہے یعنی خوراک بانٹنے والا ہے اور تلوار کا دھنی ہے۔

92- تُو روشن دماغ ہے اور نہایت خُوش وضع/حسین وجمیل ہے۔ تُو وہ فرمانروا ہے جو زمین اور دھن دولت بخشتا ہے۔

93- تیری بخشش عظیم ہے۔ جنگ میں تُو پہاڑ کی طرح ثابت قدم ہے۔ فرشتوں کی سی خُوبیوں کا مالک ہے اور تیری شان و شوکت بلند درخشندہ پروین ستاروں جیسی ہے۔

94- شہنشاہ اورنگ زیب لوگوں اور مُلکوں کا بادشاہ ہے۔ اِس زمانے کا حکمران ہے لیکن ایمان سے دُور ہے یعنی خالی ہے۔

95- میں نے ہی شر انگیز پہاڑیوں (پہاڑی راجوں) کو مارا ہے۔ کیونکہ وُہ بُت پرست ہَیں اور مَیں بُتوں کو توڑنے والا ہُوں۔

91. What with your sharp wits and what with your skilful manoeuvres. You are the master dispenser of provisions and a veteran swordsman.

92. You are clear sighted and superb in beauty. You are the king who bestows lands and riches.

93. Immense in generosity and steadfast in battle, you are like a mountain. With angel like qualities you are. Your dignity is sky high like constellation in heavens.

94. Emperor Aurangzeb holds sway over a good many countries (provinces). He is ruler of the age but from religiouness he is far away.

95. It is I who have killed wily hill chiefs. They are idol worshippers and I am idol breaker.

96- ببیں گردشِ بے وفائیے زماں پسِ پُشت اُفتد رساند زیاں

97- ببیں قُدرتِ نیک یزدانِ پاک کہ از یک بدہ لک رساند ہلاک

98- چہ دُشمن کند مہربان است دوست کہ بخشندگی کارِ بخشندہ اوست

99- بہائی دِہ و رہنمائی دِہد زباں را بصفت آشنائی دِہد

100- خصم را چو کور اُو کُند وقتِ کار یتیماں بروں بُرد بے زخم خار

96- پسِ پشت اُفتد = پناہ لے لے۔ شرن میں آجاوے۔

(see verse No 17) Seeks refuge

رساند زیاں = نُقصان پہنچاتا ہے Injures, inflicts injury, harms

98- گلستان میں اِس طرح کا مصرع آیا ہے دُشمن چہ کُند چو مہرباں باشد دوست
یا دُشمن چہ زِند چو مہرباں باشد دوست

Similar poetic line "Dushman cheh kunad chu meharban bashad dost." occurs in Gulistan by Sadi in Narrative No 5.

99- آشنائی = جان پہچان۔ واقفیت Acquaintance, friendship

بصِفت آشنائی دِہد = حمد و ثنا پر مائل کرتا ہے =

Empowers the tongue to sing his praises.

100- چُو = جب۔ جو۔ کیونکہ When, as, since

شعر نمبر 97 اور اشعار نمبر 99 تا 108 میکالف نے نہیں دیئے۔

Verse No 97 and verses from 99 to 108 not given by Macauliffe.

96- زمانے کی بے وفائی کے چکّر کو دیکھ۔ کہ شرن آئے (پناہ میں آئے) کو نقصان پہنچاتا ہے۔

97- پاک خُدا کی نیک قُدرت کو دیکھ۔ کہ ایک سے دس لاکھ کو ہلاک کروا دیتا ہے۔

98- دُشمن کیا کر سکتا ہے جب دوست مہربان ہو۔ اُس بخشش کرنے والے کا کام بخشش کرنا ہے۔

99- (وُہ) بندھن کاٹتا ہے اَور راستہ بھی دِکھاتا ہے۔ (اَور) شُکر گُذاری کیلئے زبان کو اپنی حمد وثنا سے آشنا کرتا ہے۔ یعنی زبان سے اَپنی حمد وثنا کرواتا ہے۔

100- مُصیبت پڑنے پر یعنی میدانِ کارزار میں وہ دُشمن کو اَندھا کر دیتا ہے اَور یتیموں (بے سہارا بندوں) کو کانٹے کی چُبھن کے بغیر دُشمن کے گھیرے سے باہر لے آتا ہے۔

96. Just see the revolution of the faithless age. It injures the one who comes to seek refuge.

97. Just witness the sacred power of the holy Lord. He enables a warrior to kill ten lakh troopers single handed.

98. What can the enemy do when the friend is kind. Granting of favours is characteristic of the Lord Bountiful.

99. He breaks shackles and shows the right path. He empowers the tongue to sing His praises.

100. He blinds the enemy when misfortunes surround His servant and brings the orphans out of the trap without causing a prick of thorn.

101- ہر آنکس کز دو راستبازی کُند رحیمے بر و رحم سازی کُند

102- کسے خدمت آئید بسے قلبُ جال بہ بخشد خداوند بروے امال

103- چہ دشمن کزاں حیلہ سازی کُند اگر رہنما بروے راضی شوُد

104- اگر بریک آئید دہ و دہ ہزار نگہباں اُورا شوُد کردگار

105- ترا اگر نظر ہست بر فوج و زلہ کہ مارا نگاہ است یزداں شُکر

103- حیلہ سازی = دھوکا بازی۔

شرارت۔ بدمعاشی = Trickery, deceipt, villainy

104- دہ و دہ ہزار = سو ہزار۔ لاکھ = One lakh

105- نگاہ = حفاظت۔ بچاؤ۔ سلامتی۔ ضمانت =

Security, peace, protection

101- ہر وہ شخص جو اُس سے سچائی سے پیش آتا ہے۔ وُہ رحمدل خُدا اُس پر مہربانی کرتا ہے۔

102- اگر کوئی شخص دِلی خُلوص سے اُسکی خِدمت میں آتا ہے۔ تو خُدا اُسکو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

103- دُشمن اُس کے ساتھ کیا دھوکا کر سکتا ہے اگر رہنما اُسپر راضی ہو یعنی جب خُدا اُس پر مہربان ہو۔

104- اگر ایک شخص پر ایک لاکھ بھی چڑھ دوڑیں تو خالقِ کرتار اُس کا خود مُحافظ ہو جاتا ہے۔

105- اگر تیری نظر فوج اور خزانوں پر ہے۔ تو میری نِگاہ شُکرِ خُدا پر ہے۔

101. The Lord Merciful showers His blessings on him who serves Him righteously.

102. The Almighty God grants him refuge who serves Him with heart and soul.

103. What dirty trick can the enemy play on him to whom the Lord-guide shows the way.

104. If a hundred thousand attackers come upon a single person, the Creater takes up his defence on Himself.

105. If you rely on your troops and treasures, I have faith in His Benevolence and my thankfulness to Him.

106- کہ اُو راغرور است بر مُلک و مال　　ومارا پناہ است یزداں اکال

107- تو غافل مشو زیں سپنجی سرائے　　کہ عالم بگز ر دسرے جا بجائے

108- ببیں گردشِ بے وفائی زماں　　بگذر د سر ہر مکین و مکاں

109- تو گر زبر عاجز خراشی مکن　　قسم را بہ تیشہ تراشی مکن

110- حقے یار باشد چہ دُشمن کُند　　اگر دُشمنی را بصد تن کُند

111- خصم دُشمنی گر ہزار آورد　　نہ یک موئے اُورا نزار آورد

107- سپنج = عارضی مقام = A place where one halts or stays for a few days

سپنجی = عارضی Transient

107- سپنجی سرائے = سہ پنجی سرائے = آٹھ روزہ سرائے. یعنی وہ مقام جسکو قیام نہ ہو۔ مُراد دُنیا۔ جھونپڑا چرواہوں اور رکھوالوں کا جو کھیت میں بنا لیتے ہیں۔ Transient, world

عالم = وقت، دُنیا time, age,

بگذرد- گزرتا ہے Passes over, surpasses

108- بے وفائیے زماں = زمانے کی بیوفائی Faithlessness of the age, ingratitude of the world.

109- زبر = طاقتور- اُوپر والا- زور آور = Superior, greater, have upper hand, powerful

کچھ شارحین نے جبر لکھا ہے۔ لیکن جبر اسم ہے یہاں موزوں نہیں

Some expositors give جبر but it does not fit in here. جبر is noun whereas زبر is doer' i.e.

تراشیدن = تراشنا = کاٹنا =

111- نزار = دُبلا - کمزور - کچھ شارحین نے ازار لکھا ہے لیکن نزار قابلِ ترجیح ہے اور آزار کی بجائے زیادہ موزوں ہے۔ "نزار"

موئے نزار آورد = بال بیکا نہیں کر سکتا = کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

Some expositors give ازار instead of نزار but نزار is preferable to ازار

106۔ اُسکو (اَورنگ زیب کو) یعنی تمہیں اپنی سلطنت اَور دولت پر غرُور ہے اَور ہمیں اُس اَوناشی بھگوان کی مُحافظت ہے۔

107۔ تُو اِس ناپائیدار دُنیا سے بے دھیان نہ ہو۔ کیونکہ وقت (کال) جگہ بجگہ ہر ایک کے سر سے گذرتا جاتا ہے۔

108۔ زمانے کی بیوفائی کے چکّر کو دیکھ جو ہر مکان اَور اہلِ مکان کے سر سے گذرتا ہے۔

109۔ تُو اگر زور آور ہے تو غریبوں کو نہ ستا (اَور) قسم کو تیشے سے نہ چھیل۔

110۔ جب ایک خُدا دوست ہے تو دشمن کیا بِگاڑ سکتا ہے۔ چاہے وہ سَو گُنا زور لگا کر دُشمنی کرے۔

111۔ دُشمن ہزار دُشمنی بھی کرے۔ تو بھی اُس کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔

106. He is i.e. you are proud of your power and pelf whereas our sole refuge is the Lord Immortal.

107. Do not be ignorant that this universe is transient and time passes over every head everywhere.

108. Just witness the revolution of the faithless time. It passes over every dweller and dwelling.

109. If you are powerful, do not torment the helpless and do not scrape off your oath with axe.

110. When God is friendly the enemy cannot hurt you in any way even if he is backed in his hostile designs by hundred of accomplices.

111. The enemy will be incapable of inflicting even the slightest injury even if he intensifies his hostility a thousand times.

from page-27

42 This verse points out that the moon came out in full splendour and shone brightly.

Dr. Ganda Singh writes that Guru Gobind Singh left Chamkaur on Poh Sudi 3, 1762 Vikrami which corresponds to 8th December, 1705. Tenth Master Page 151

Mahan Kosh gives the date as 8th Poh 1761 Vikrami (Poh Sudi 3)

In "Guru Gobind Singh and the Mughals" by Kartar Singh the date is 22nd Dec., 1704 Page 72

According to Prof. Sahib Singh, it was the night of 22-23 Dec., 1704 when the Guru and three Sikhs slipped out of the siege laid by thousands of army men.

It was pitch darkness which had partly helped him to escape. The Guru was walking barefooted - By the time it was dawn the Guru could hardly cover the distance of eight to nine miles.

Guru Gobind Singh - Page 152.

A careful scrutiny of the above references leads us to the following conclusions :

Guru Gobind Singh escaped from Chamkaur on the 8th Poh, 1761 Vikrami which corresponds to 22nd Dec., 1704.

It was Poh Sudi 3. The moon shone brightly for about three hours and then it was pitch dark. The Guru walked barefooted and could cover eight to nine miles before daybreak.

from page-33

کے مطابق رُعب و تکبّر کے کچھ الفاظ ایزاد کر دیے
گئے اور کہا " مجھے سلطنت خُدا نے بخشی ہے۔"

Dr. Ganda Singh in his article "Guru Gobind Singh the Last Phase" quotes at P 151 of "The Tenth Master's Tercentenary Volume - After the battle of Chamkaur (faught on 21,22 Dec, 1704 - see foot note verse 42) the Guru was retiring for a quieter life in the sandy desert of Bhattinda when, in the neighbourhood of Dina in the pargana of Kangar, he received from the Emperor a message inviting him to the royal presence. The original letter of invitation is not traceable in any of the collections of his Ruqqat, Ahkamat or Arqàm, nor do we have any details of its contents. The 28th Sakhi of the Sakhi Book (Sau. Sakhi, Ms. 79 a b) contains a brief summary of it. According to it, parwanas were issued to the Guru saying "There is only one Kingdom. Seeing this (parwana), you better immediately come here. Our religious sentiments are the same (with the common belief in the unity of God). If not, I will, come myself. The awe and superiority of saintliness will then have gone. You may live in the kingdom as other saints and devotees live." To this, continues the Sakhi, were added same words of arrogance, usual with the style of the royal parwanas, that the kingdom had been bestowed upon by God (Cf Attar Singh, trans. 60- 61, Ptd. ed. 62-63, 112-113, Partap Singh Mehta ed-i 159-160).

See footnote below verses 61-69

from page-42

79 وہاں = تند و تیز = + Terrible, fierce

فروزاں = بھڑکتی ہوئی = More davastatinq, radiant

80- شتابی = جلدبازی + Haste ۱. جلدبازی شیطان کا کام ہے۔

1. Haste is the devil's work

2- نانک چند ناز نے مصرعہ کا مطلب یہ لکھا ہے کہ شیطانی کا کام بہت جلد ہوتا ہے۔

2. Quickly does the devil come to an end

It is unlikely that the Guru might have used uncivilized language and compared Aurangzeb to the devil. So first explanation is correct.

بُوَد = ہوتا ہے = It may he, will be, is

لیکن گورو صاحب کا اورنگ زیب کو شیطان سے تشبیہ دینا قرینِ قیاس نہیں۔ اُنہوں نے تہذیب کا دامن کہیں بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

I feel greatly indebted to the scholoarly writers of the following books which I have freely consulted for my guidance to get at the text and exposition of Zafar Nama and Nama Guru Gobind Singh ba Aurangzeb.

Hira Singh Sud
M.A. (English & Punjabi)

1. Indu Bhushan Banerjee — Evolution of the Khalsa Part II.
2. Prof. Sahib Singh — Guru Gobind Singh (Life Story)
3. Harbans Singh — Guru Gobind Singh (Life Story)
4. Kartar Singh — Guru Gobind Singh and the Mughals.
5. J.D. Cunnigham — History of the Sikhs.
6. Dr. Hari Ram Gupta — Studies in the Later Mughal History of the Punjab.
7. Macauliffe — The Sikh Religion Vol V.
8. ڈاکٹر گنڈا سنگھ — ماخذ تاریخ سکھاں
9. سید عبداللطیف — تاریخ پنجاب
10. [illegible] رائے — سوانح عمری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج
11. ਗਿਆਨੀ ਗਿਆਨ ਸਿੰਘ — ਤਵਾਰੀਖ ਗੁਰੂ ਖਾਲਸਾ
12. ਭਾਈ ਵੀਰ ਸਿੰਘ — ਕਲਗੀਧਰ ਚਮਤਕਾਰ Part II
13. ਪੰਜਾਬ ਯੂਨੀਵਰਸਿਟੀ ਚੰਡੀਗੜ੍ਹ ਦੇ ਰਸਾਲਾ ਪਰਖ ਦਾ ਵਿਸ਼ੇਸ਼ ਅੰਕ
14. Tenth Master — Commemoration Volume brought out by Guru Gobind Singh Foundation, Chandigarh on the 300th Birthday of Guru Gobind Singh - Critical appreciation in - English, Hindi, Punjabi and Urdu.
15. Expositors of Zafar Nama and in Punjabi and Urdu.

. . . .

Dr. Fauja Singh's article "Strategic Planning of Guru Gobind Singh" (p.111) in the Commemorative Volume on Tercentenary of of the Guru throws ample light on working of the Great Guru's mind before and after he left Anandpur. But whether it was a conciliatory move towards Aurangzeb, a friendly approach towards Muazzam and a direction for a military operation against the ruler of Sarhind, it was always a part of a constant anti-opres-sion crusade.

Verse Style

Both the letters have been composed in the epic style adopted by great Persian poets like Firdausi

The measure is

Fa'ulan, F'aulan, F'aulon, Fa'ul.

The poet Guru has done full justice to the theme and to the way of its representation.

The Zafar Name, there is implied consistency and continuity. This consistency is very much helpful in translation. The writer's effort to establish it constitutes its difference from other transla-tions.

But is is His Grace only that has enabled me to present this translation to the readers.

His Grace has brought me to such a place where the destina-tion itself is in hot pursuit of the seeker.

Various old and current texts of the two letters have been carefully scrutinized and a serious effort has been made to present "Nama Guru Gobind Singh ba Aurangzeb" and "Zafar Nama" as near to their original forms as possible.

Hira Singh Sud,
M.A. (English & Punjabi).

ZAFAR NAMA

The second letter 'Zafar Nama' included in the Dasam Granth was written at Dina-Kangar. There is clear reference to the murder of all the four sons. It is milder in tone. As compared to Wazir Khan, the heartless murderer to the innocent, Aurangzeb has got some kingly qualities for which he has been duly praised, but has been reproached for going back on oath by the Quran. He has been reminded that if he kills the innocent, the Almighty is sure to spill his blood in retaliation. A vivid picture of the battle field is also drawn. The Guru is not prepared to accept any service under the king but is not averse to seeing him if "safe journey" is ensured. He wanted justice to be done by the king and condign punishment to the perpetrator of the heinous crime.

He despatched this letter through Bhai Daya Singh and Bhai Dharam Singh to Aurangzeb and threw all the blame for perjuries and excesses of government officials on the Emperor himself and challenged him to justify his officers actions.

The Emperor was moved and an invitation was immediately sent to the Guru for a personal interview. But Aurangzeb passed away when the Guru reached Baghaur in Rajasthan.

Muazzam, the eldest son of Aurangzeb, on the advice of his former munshi, Nand Lal, requested Guru Gobind Singh for his support in the war of succession to Delhi's throne. Under the circumstances the link was established with Bahadur Shah, the successor of Aurangzeb.

Sh. Nanak Chand Naz in his Urdu verse translation of Zafar Nama (1953) gives complete 24 verses of this letter. He refers to his having seen a manuscript in Lahore in late forties with Maulana Tajwar Najibabadi; a well known scholar critic of Urdu and Persian of his time. He corrected some poetical inaccuracies which he thought had crept in because of the shaky command of different copyists over Persian language. Acharya Dharaminder Nath in his translation of Zafar Nama in English and Sanskrit prefaced by Dr. Zakir Hussain, the late President of India also gives 24 verses and so also does Dr. Ganda Singh in his Makhiz-i-Tarikh-i-Sikhan, Part 1.

"Nama Guru Gobind Singh ba Aurangzeb"
(Guru Gobind Singh's letter to Aurangzeb)

This letter contains a reference to the murder of Sahibzadas Ajit Singh and Jujhar Singh. It is couched in forceful language meant to stir up the dormant spirit of the readers. The King has been reproached for his wily behaviour andd cunning manipulations. It shows the determinations of the Guru to oust the emperor from the Panjab. It fully reflects the lacerated feelings of the Guru.

I have not come across any positive documentary proof of its being sent to Aurangzeb. It was most probably meant to bring the baser side of the king to light and to rouse the people against the oppression of a tyrannical autocrat. It was written before he reached Raikot where he received the shocking news of the cruel death of his younger sons at Wazir Khan's behest who by this single act proved himself more degraded than Aurangzeb.

'In the July-August 1922 (Sawan 1979 B) issue of the Nagri Parcharni Patrika, Banaras, Babu Jagan Nath Das, an eminent scholar with excellent taste in Persian poetry, got a letter from Shivaji to Mirza Raja Jai Singh published. In the introductory remarks he referred to Guru Gobind Singh's letter addressed to Aurangzeb "Nama Guru Gobind Singh ba Aurangzeb". He had copied these letters from the originals with Baba Sumer Singh, Mahant Gurdwara Janam Asthan, Patna Sahib.

As the chance would have it, these copies were misplaced somewhere and after a long spell of 30 to 32 years only Shivaji's letter could be traced out. For Guru Gobind Singh's letter he had to depend on his memory. He could recall 23 1/2 verses out of a probable of 100. He sent a copy there of to S. Umrao Singh Majitha who supplied one copy to Khalsa College Amritsar liberary and one to Bhai Vir Singh.

Jujhar Singh inside the fortress, against thousands of royal troopers outside was fought. The royal army had pressed artillery into service and the house could have been blown up in no time but the enemy wanted to capture the Guru alive.

The Guru had to leave the place at dead of night on Dec. 22 alongwith Bhai Daya Singh Dharam Singh and Man Singh when persuaded to escape for the fulfilment of his mission. All of them started in different directions to meet somewhere away from the bettlefield.

The Guru reached Machhiwara in the small hours of the morning where the other three companions came upon him. Realizing that the enemy was in hot pursuit, they hurried through Ram Pur Katani, Hehar and Alamgir to Jat Pura.

It was during these troubled times when the Guru had dramatic and miraculous escapes several times that he wrote.

"Nama Guru Gobind Singh ba Aurangzeb"

Introduction

The rigours of a protracted siege of Anand Pur during the last half of 1704 when provisions ran short and water supplies were cut off and ingress and egress of goods and persons were completely stopped, made it a superhuman task for the Sikhs to carry on the war.

The imperial armies could be reinforced and food supplies replenished by the besiegers when they liked but the besiegers were hard pressed. The commander of the imperial forces understood the situation but failed to overpower the besieged. They thought of a diplomatic trick. They produced a letter with an oath on the Quran, autographed by Aurangzeb promising a safe passage of the Guru if he vacated Anand Pur and went to any other place.

Starved as the Sikhs were, they prevailed upon the Guru to avail of the opportunity, but the Guru asked them to wait for some time more. Again they requested and agbain were asked to wait for some time more as the Guru was expecting reinforcement from Malwa. They grew impatient and some of them approached Mata Gujri to prevail upon the Guru to accept the terms. As a desparate step to stop them, the Guru asked them to renouce their faith and go away. Compelled by a starvation diet a few of the Majha Sikhs did take this step.

In these circumstances the Guru vacated Anand Pur at midnight of Dec. 20, 1704. For some time the besiegers allowed them to pass unmolested, but soon afterwards they were in hot pursuit of the Sikhs. After fierce encounters at the banks of the Sirsa, the Guru fought his way to Chamkaur where he reached before sunset on Dec. 21, 1704.

A grim battle, with only forty Sikhs and two sons Ajit Singh and